کوفی شیعوں کی طرح سے امام حسینؓ کو خطوط بھیجنے کا سلسلہ

پس وہ خط عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں زیدہ اہل بیت عصمت و جلال کی خدمت میں بھیجا اور اس بات پر زور دیا کہ خط بہت جلد حضرت کی خدمت میں جا پہنچائیں پس یہ دونوں بڑی تیزی سے رستہ طے کرتے ہوئے دس ماہ مبارک رمضان کو مکہ میں پہنچے اور اہل کوفہ کا یہ خط اس امام معظم کی خدمت میں پیش کیا اہل کوفہ نے ان کے بھیجنے کے دو دن بعد قیس بن مسہر صیدی عبداللہ بن شداد عمارہ بن عمارہ بن عبداللہ سلولی کو حضرت کی طرف بہت سے خطوط دے کر کہ تقریباً جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی روانہ کیا جن میں ہر ایک خط کوفہ کے بڑے بڑے لوگوں میں سے دو دو تین تین چار چار افراد کی طرف سے تھے

سیرتِ معصومین جلد ایک صفحہ 359

گے اور ان کی مدد و نصرت میں ان کے دشمنوں کے ساتھ جانفشانی کا مظاہرہ کریں گے۔ پھر ایک خط سلیمان بن صرد مسیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد بجلی حبیب بن مظاہر اور باقی شیعہ حضرات کی طرف سے آپ کی خدمت میں لکھا گیا کہ جس میں حمد و ثنا اور معاویہ کے مرنے کی خبر کے بعد درج کیا تھا کہ اے فرزند رسول ہم اس وقت امام و پیشوا نہیں رکھتے لہٰذا ہماری طرف آئیے اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمائیے تاکہ شاید خداوند عالم آپ کی برکت سے حق ہم پر ظاہر کرے اور نعمان بن بشیر حاکم کوفہ قصر الامارہ میں نہایت ذلت کے ساتھ بیٹھا ہے اور وہ خود کو امیر جماعت سمجھتا ہے حالانکہ ہم اسے امیر نہیں سمجھتے اور اس کی امارت کو نہیں چاہتے اور اس کی نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے اور عید کے دن نماز عید کے لیے ان کے

پس وہ خط عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں زیدہ اہل بیت عصمت و جلال کی خدمت میں بھیجا اور اس بات پر زور دیا کہ خط بہت جلد حضرت کی خدمت میں جا پہنچائیں۔ پس یہ دونوں بڑی تیزی سے راستہ طے کرتے ہوئے دس ماہ مبارک رمضان کو مکہ میں پہنچے اور اہل کوفہ کا یہ خط اس امام معظم کی خدمت میں پیش کیا۔ اہل کوفہ نے ان کے بھیجنے کے دو دن بعد قیس بن مسہر صیدی عبداللہ بن شداد عمارہ بن عمارہ بن عبداللہ سلولی کو حضرت کی طرف بہت سے خطوط دے کر کہ تقریباً جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی روانہ کیا کہ جن میں ہر ایک خط کوفہ کے بڑے بڑے لوگوں میں سے دو دو تین تین چار چار افراد کی طرف سے تھا۔ دوبارہ دوران کے بعد صنادید کوفہ نے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا:

کوفی شیعوں کی امام حسینؓ کو بلانے کی پلیننگ

تو کوفہ کے **شیعہ** سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان میں جمع ہوئے اور حمد ثناء الٰہی ادا کرنے کے بعد معاویہ کے مرنے اور یزید کی بیعت کے متعلق انہوں نے گفتگو کی سلیمان نے کہا اے جماعت **شیعہ** تمہیں معلوم ہونا چاہیئے معاویہ ستم گر مر چکا ہے اور یزید شراب خور اس کی جگہ بیٹھ گیا ہے اور امام حسینؓ نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا ہے اور مکہ معظمہ کی طرف چلے گے ہیں اور تم ان کے اور پدر بزرگوار کے **شیعہ** ہو اب اگر تم جانتے ہو کہ ان کی مدد اور ان کے دشمنوں سے جہاد کرو گے تو ان کو **خط** لکھو بلائو اور اگر کمزوری اور بزدلی تم پر غالب ہے اور ان کی مدد میں سستی کرنی ہے اور جو خیر خواہی اور اتباع کرنے کی شرط ہے اسے عمل میں نہیں لانا تو انہیں دھوکہ نہ دو اور نہ انہیں ہلاک و مصیبت میں ڈالو وہ کہنے لگے اگر حضرت ہماری طرف تشریف لائیں تو ہم سب عقیدت کے ہاتھوں ان کی بیعت کریں گے اور ان کی مدد و نصرت میں ان کے دشمنوں کے ساتھ جانفشانی کا مظاہرہ کریں گے

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 358 تا 359

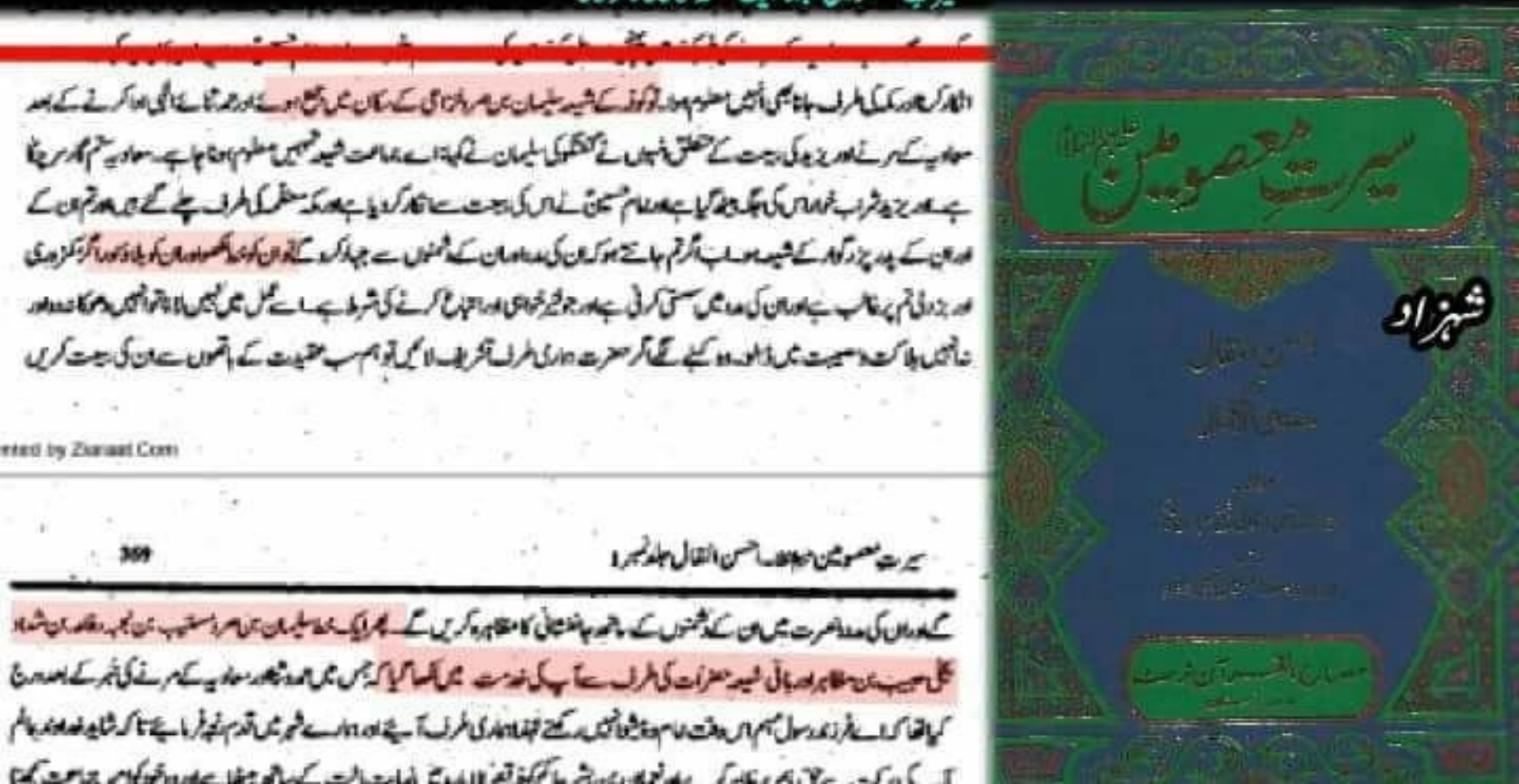

امام حسین ؓ کو کوفی شیعوں کا لکھا گیا پہلا خط

پھر ایک خط سلیمان بن صرد مستیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد بجلی حبیب بن مظاہر اور باقی شیعہ حضرات کی طرف سے آپ کی خدمت میں لکھا گیا کہ جس میں حمد و ثناء معاویہ کے مرنے کی خبر کے بعد درج کیا تھا کہ اے فرزند رسولؐ ہم اس وقت امام پیشوا نہیں رکھتے لحاظ ہماری طرف آئیں اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمائیں تاکہ شاید خداوند عالم آپ کی برکت سے حق ہم پر ظاہر کرے اور نعمان بن بشیر حاکم کو کوفہ قصرالامارہ میں نہایت زلت کے ساتھ بیٹھا ہے اور خود کو امیر جماعت سمجھتا ہے حالانکہ ہم اسے امیر نہیں سمجھتے اور اس کی عمارت کو نہیں چاہتے اور اس کی نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے اور عید کے دن نماز عید کے لیے ان کے ساتھ نہیں جاتے اور اگر یہ خبر ہمیں مل جائے کہ آپ اس طرف آ رہے ہیں تو ہم اسے کوفہ سے نکال دیں گے تاکہ وہ اہل شام سے جا ملے واسلام

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

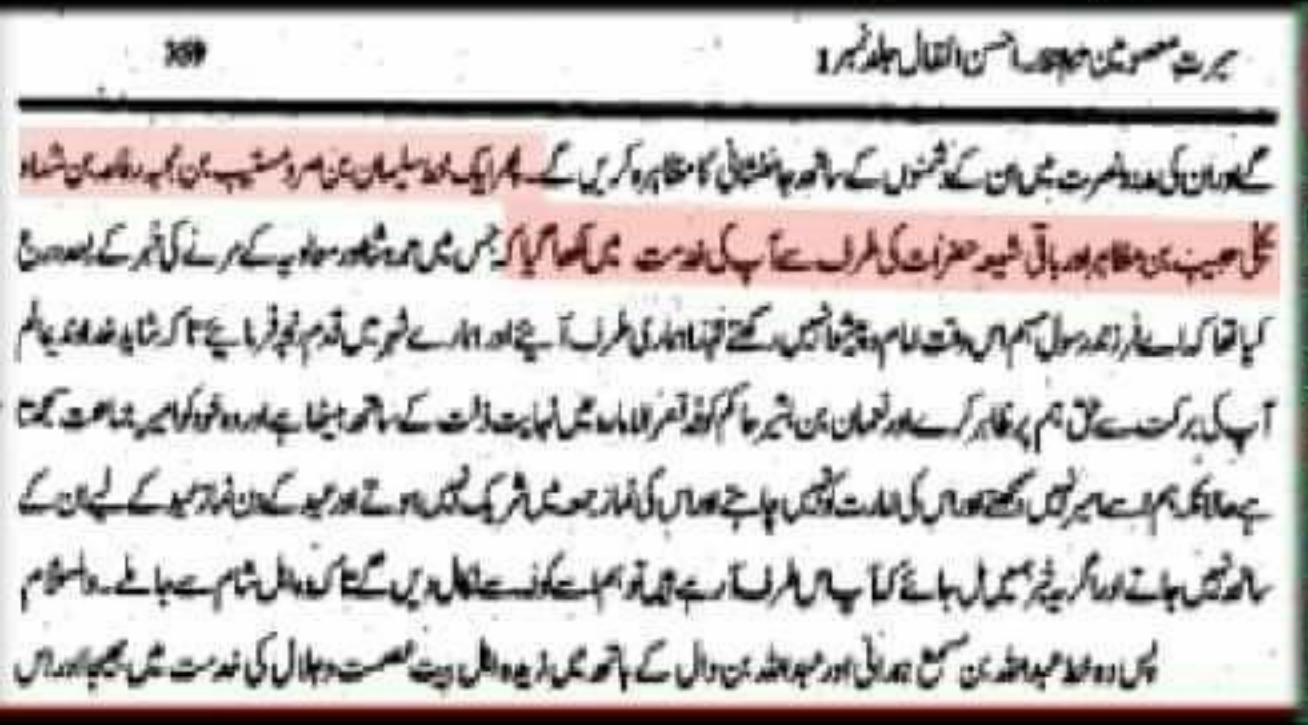

سیرت معصومین ؑ

شہزاد

سیرت معصومین جلد نمبر 1 359

گے اور ان کی مدد و نصرت میں ان کے دشمنوں کے ساتھ جانفشانی کا مظاہرہ کریں گے۔ پھر ایک خط سلیمان بن صرد مستیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد بجلی حبیب بن مظاہر اور باقی شیعہ حضرات کی طرف سے آپ کی خدمت میں لکھا گیا کہ جس میں حمد و ثناء معاویہ کے مرنے کی خبر کے بعد درج کیا تھا کہ اے فرزند رسولؐ ہم اس وقت امام پیشوا نہیں رکھتے لہٰذا ہماری طرف آئیے اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمایئے تاکہ شاید خداوند عالم آپ کی برکت سے حق ہم پر ظاہر کرے اور نعمان بن بشیر حاکم کوفہ قصرالامارہ میں نہایت ذلت کے ساتھ بیٹھا ہے اور وہ خود کو امیر جماعت سمجھتا ہے حالانکہ ہم اسے امیر نہیں سمجھتے اور اس کی عمارت کو نہیں چاہتے اور اس کی نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے اور عید کے دن نماز عید کے لیے ان کے ساتھ نہیں جاتے اور اگر یہ خبر ہمیں مل جائے کہ آپ اس طرف آ رہے ہیں تو ہم اسے کوفہ سے نکال دیں گے تاکہ وہ اہل شام سے جا ملے۔ واسلام

پس وہ خط عبداللہ بن سمیع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں دیدہ اہل بیت عصمت و جلال کی خدمت میں بھیجا اور اس

کوفی شیعوں کا امام حسینؓ کو لکھا گیا خط

صناوید کوفہ نے ہانی بن ہانی سبعیی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا

یہ خط ہے حسین بن علیؓ کی خلاف میں ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد! بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہواخواہوں کے پاس پہنچائے کیونکہ اس ولایت ملکیت کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگ تک پہنچایئے والسلام

سیرتِ معصومین جلد ایک صفحہ 359

ساتھ نہیں جاتے اور اگر یہ خبر ہمیں مل جائے کہ آپ اس طرف آرہے ہیں تو ہم اسے کوفہ سے نکال دیں گے تا کہ وہ اہل شام سے جا ملے۔ والسلام

پس وہ خط عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں زیدہ اہل بیت عصمت وجلال کی خدمت میں بھیجا اور اس بات پر زور دیا کہ خط بہت جلد حضرت کی خدمت میں جا پہنچائیں۔ پس یہ دونوں بڑی تیزی سے راستہ طے کرتے ہوئے دس ماہ مبارک رمضان کو مکہ میں پہنچے اور اہل کوفہ کا یہ خط اس امام معظم کی خدمت میں پیش کیا۔ اہل کوفہ نے ان کے بھیجنے کے دو دن بعد قیس بن مسہر صیدی عبداللہ بن شداد ہمارہ بن عمارہ بن عبداللہ سلولی کو حضرت کی طرف بہت سے خطوط دے کر کہ تقریباً جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی روانہ کیا کہ جن میں ہر ایک خط کوفہ کے بڑے بڑے لوگوں میں سے دو دو تین تین چار چار افراد کی طرف سے تھا۔ دوبارہ دو دن کے بعد صناوید کوفہ نے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی خلاف میں..... ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہواخواہوں کے پاس پہنچایئے کیونکہ اس ولایت وملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگوں تک پہنچایئے..... والسلام

پھر شیث بن ربیع، حجار بن ابجر یزید بن حارث بن رویم، عمرو بن قیس، عمرو بن حجاج زبیدی، محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا: اما بعد

امام حسینؓ کے پاس کوفی شیعوں کے خطوط کی تعداد بارہ ہزار تک جا پہنچی

اور پے در پے یہ **خطوط** حضرت تک پہنچتے رہئے یہاں تک کہ
ایک دن تو **چھ سو خط ان بے وفا لوگوں کے** آپ کے ہاں پہنچے
اور آپ تامل فرماتے اور ان کا جواب نہیں دیتے تھے یہاں
تک کے آپ کے پاس **بارہ ہزار خطوط** جمع ہوگے

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی خلاف میں ..... ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہوا خواہوں کے پاس پہنچایئے کیونکہ اس ولایت وملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگوں تک پہنچایئے ..... والسلام

پھر شیث بن ربیع، حجار بن ابجر، یزید بن حارث بن رویم، عروہ بن قیس، عمرو بن حجاج زبیدی، محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا: اما بعد صحراء سرسبز ہیں، میوے پکے ہوئے ہیں۔ اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آیئے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں۔ والسلام

اور پے در پے یہ خطوط حضرت تک پہنچتے رہے یہاں تک کہ ایک دن تو چھ سو خط ان بے وفا لوگوں کے آپ کے ہاں پہنچے اور آپ تامل فرماتے اور ان کا جواب نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاس بارہ ہزار خطوط جمع ہو گئے۔

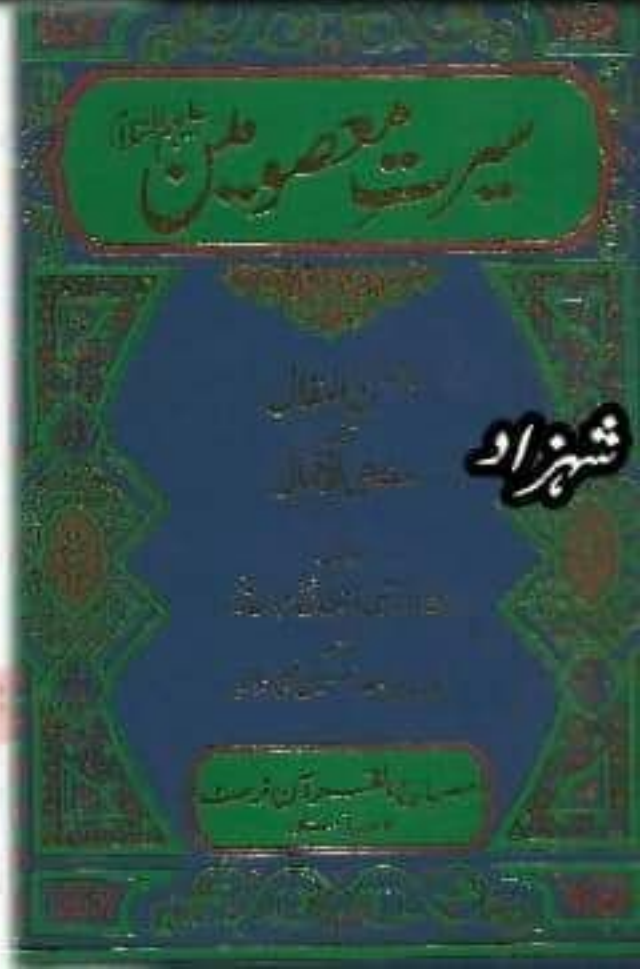

کوفی شیعوں کا منافقت سے بھرپور امام حسینؓ کو لکھا گیا خط

پھر شیث بن ربیع حجار بن ابجر یزید بن حارث بن رویم عروہ بن قیس عمرو بن حجاج زبیدی محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا

اما بعد صحراہ سرسبز ہیں میوے پکے ہوئے ہیں اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آیئے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں واسلام

سیرتِ معصومین جلد ایک صفحہ 359

بعد صنادید کوفہ نے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی خلاف میں..... ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہواخواہوں کے پاس پہنچایئے کیونکہ اس ولایت وملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگوں تک پہنچایئے..... والسلام

پھر شیث بن ربیع، حجار بن ابجر یزید بن حارث بن رویم، عروہ بن قیس، عمرو بن حجاج زبیدی، محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا: اما بعد صحراہ سرسبز ہیں، میوے پکے ہوئے ہیں۔ اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آیئے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں۔ والسلام

اور پے در پے یہ خطوط حضرت تک پہنچتے رہے یہاں تک کہ ایک دن تو چھ سو خط ان بے وفا لوگوں کے آپ کے ہاں پہنچے اور آپ تامل فرماتے اور ان کا جواب نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاس بارہ ہزار خطوط جمع ہو گئے۔

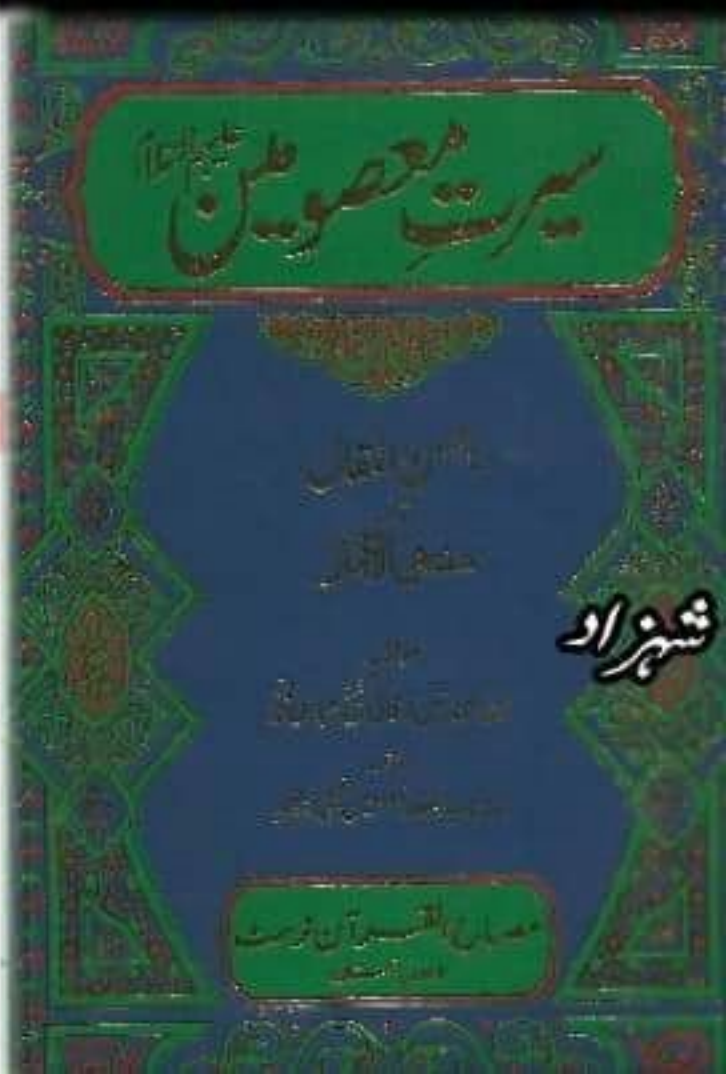

سیدنا امام حسین علیہ السلام و رضی اللہ عنہ کے قاتل کوفی شیعہ تھے

WALEED

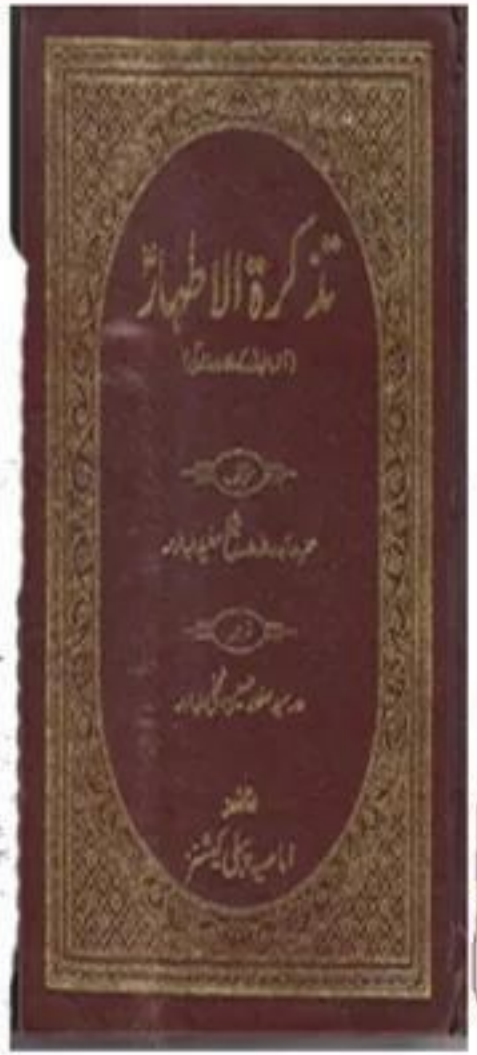

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں اپنے شیعہ کو لکھا جب انہوں نے آپ کو مدعو کیا تھا۔ آپ کے موصول ہونے پر حسین رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لے گئے۔

سلیمان بن صرد، مسیب بن نجبہ، رفاعہ بن شداد بجلی، حبیب بن مظاہر اور دیگر کوفہ کے معزز شیعہ نے حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسین بن علی علیہما السلام کی خدمت میں ان کے مومن و مسلم پیروکاروں کی طرف سے۔

ہم بہت جلدی آپ تشریف لائیے کیونکہ لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں ان کی رائے آپ کے علاوہ کچھ نہیں پس جلد از جلد تشریف لے آئیے۔

والسلام

پھر شیعہ نے ہزاروں خطوط بھیجے اور یہ عمل کئی ہفتوں تک جاری رہا یہاں تک کہ ایک دن حسین رضی اللہ عنہ نے خط لکھا۔

بلاشبہ اب تک حجت مکمل ہو چکی ہے میں جب آپ کے پاس آؤں گا اپنے لشکر کو ساتھ لے کر تشریف لاؤں گا۔ (والسلام)

کرو اور مجھ کو اپنا سردار تسلیم کرو۔ اور میری بیعت کرو۔ اس کے بعد ابن زیاد نے اپنی فوج کے ایک سردار کے بھائی کو یرغمال بنا لیا اور اس کو کہا کہ جب تک تم حسین رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے سے باز نہیں آ جاتے میں تمہارے بھائی کو قتل کر دوں گا۔ اس کے بعد ابن زیاد نے اپنی فوج کو حسین رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دیا۔

حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں تم سب کو اجازت دیتا ہوں کہ تم اندھیرے میں یہاں سے چلے جاؤ۔ میں تم سب کو اپنی بیعت سے آزاد کرتا ہوں۔ میرے اہل بیت کے علاوہ کوئی بھی میرے ساتھ نہیں رہے گا۔ اس پر ان کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم ایسا کبھی نہیں کریں گے۔ ہم آپ کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ جنت میں جائیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ مل کر لڑیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ مل کر مریں گے۔ ہم آپ کے ساتھ مل کر جئ

میدان کربلا میں امام حسینؓ کا خط لکھنے والے غدار کوفیوں کو ان کے نام سے مخاطب کرنا

مشہور رافضی محدث مجلسی ایک روایت نقل کرتا ہے کہ میدانِ کربلا میں امام حسین نے اپنے مخالف لشکر میں موجود کوفیوں کو جنہوں نے خط لکھ کر آپ کو بلایا تھا امام حسین نے انکو مخاطب کیا اور فرمایا اے شیث بن ربعی اے حجاز بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم لوگوں نے مجھے خط نہیں لکھے تھے کہ میوہ جات تیار ہو چکے ہیں صحرا سرسبز و شاداب ہو چکے ہیں آپ جلد تشریف لے آئیں ہم آپ کی مدد و نصرت کریں گے

حضرت کے آگے مگر جب قریب آیا حضرتؑ نے فرمایا اے عمر تو مجھے بامید حکومت و جرجان قتل کرتا ہے اور تجھے امید ہے کہ پسر زیاد حرامزادہ تجھے دے دے گا قسم بخدا ہرگز تجھے میسر نہ ہوگا اور بعد میرے زندگی تجھ پر گوارا نہ ہوگی اسلئے کہ جو میں نے تجھ سے بیان کیا ہے اس کی خبر بزرگوں نے مجھے دی ہے جو تیرا دل چاہے وہ کر بعد میرے دنیا و عقبیٰ میں خوشی تجھے نہ ہوگی گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ بہت جلد تیرا سر نیزہ پر کوفہ میں نصب کیا ہے اور لڑکے اس پر پتھر مار کر نشانہ بنا رہے ہیں یہ سن کر عمر بدگہر خشمناک ہو کے اپنے اصحاب شقاوت آب کی جانب متوجہ ہوا اور کہا کیا انتظار ہے اور کیوں انکو مہلت دے رکھی ہے اور انکے اصحاب ایک لقمہ سے زیادہ نہیں بروایت دیگر امام حسینؑ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی کہ اے شیث بن ربعی اے حجاز بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر ہائے دوستان دیار مہیا ہو گئے بہت جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپ کی نصرت و یاری کریں قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں میں لڑائی سے دست بردار ہو کے اپنے پسران عم کے حکم پر رضامند ہو جاؤ کہ وہ آپ سے ارادہ بدی نہیں رکھتے حضرتؑ نے فرمایا قسم بخدا میں اپنے کو تمہارے اختیار میں دے کے ذلیل و خوار نہ ہونگا اور مثل رذیلوں کے بنوں گا اور بہ رسم غلامان طوق اطاعت گردن میں نہ پہنوں گا۔ یہ فرما کر بآواز بلند حضرتؑ

رکھی ہے اور انکے اصحاب ایک لقمہ سے زیادہ نہیں بروایت دیگر امام حسینؑ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی کہ اے شیث بن ربعی اے حجاز بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر ہائے دوستان دیار مہیا ہو گئے بہت جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپ کی نصرت و یاری کریں قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں میں لڑائی سے دست بردار ہو کے اپنے پسران عم کے حکم پر رضامند ہو جاؤ کہ وہ آپ سے ارادہ بدی نہیں رکھتے حضرتؑ نے فرمایا قسم بخدا میں اپنے کو تمہارے اختیار میں دے کے ذلیل

کو پانی دینے گئے ہیں اور اگر جانتا کہ امام حسینؑ کی طرف گئے تو میں بھی ہمراہ چلا جاتا۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ امام حسینؑ کے لشکر کی طرف گئے تو میں بھی ہمراہ چلا جاتا۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ امام حسینؑ کے لشکر کی طرف چلے جا رہے ہیں یہ دیکھ کر مہاجرین اوس حر پاس گیا اور دیکھا اس کا جسم کانپ رہا ہے مہاجر نے کہا میں تم کو شجاع ترین کوفہ جانتا تھا یہ کیا حال ہو گیا ہے حر نے جواب دیا وہ بات نہیں جو تو سمجھا ہے لیکن درمیان بہشت و دوزخ متردد ہوں اگر میرے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلا دیں ہرگز دوزخ قبول نہ کروں گا یہ کہہ کے گھوڑا دوڑایا اور بخدمت امام حسینؑ حاضر ہو کے ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور کہا خداوندا میں توبہ کرتا ہوں میری توبہ قبول کر تحقیق کہ تیرے دوستوں کے دلوں کو میں نے ڈرایا اور تیرے پیغمبرؐ کے فرزندوں کو میں نے خائف کیا پھر حضرتؑ سے کہا یا ابن رسول اللہ

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

موسیٰ سید

یہ کوفہ کے شیعہ اتنے یتیم نکلے بیس ہزار نے بیعت کی اور پھر بھاگ کھڑے ہوے

سید محسن الامین کہتے ہیں اہل عراق کے ۲۰,۰۰۰ لوگوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیعت کی پھر وہ اچانک دشمن و دھوکے باز بن گیے جبکہ انہوں نے وفاداری کا حلف دیا تھا

حوالہ کتاب اعیان الشیعہ مصنف السید محسن الامین الجزء اول

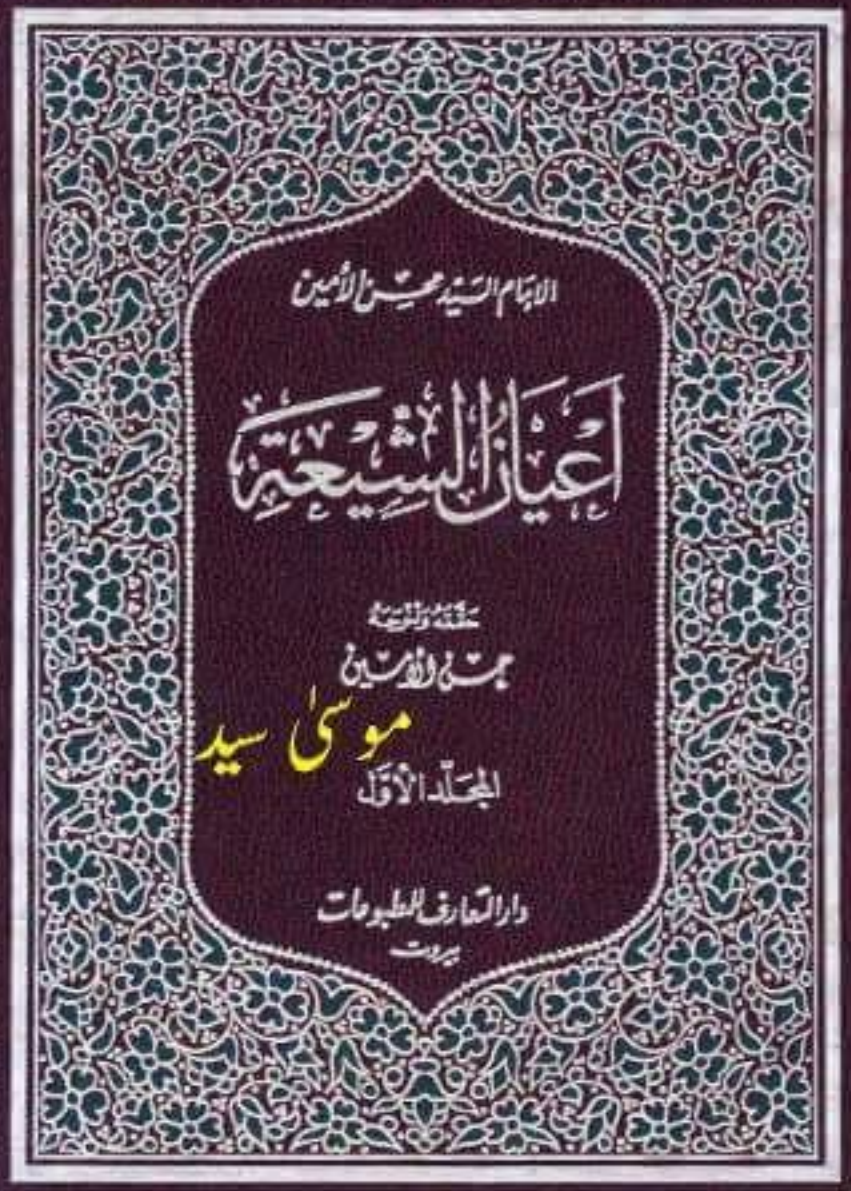

وكان بعده الإمام الناصر من بني العباس شيعياً وكان الملك الأفضل علي بن صلاح الدين يوسف الأيوبي المعاصر للناصر شيعياً . والوزراء وزراء الدولة العباسية وقلما كانوا شيعة وفي خروج الإمام علي بن موسى الرضا عليه السلام إلى خراسان في زمن المأمون تشيع كثير من أهلها مضافاً إلى من كان فيها من الشيعة . وبعد حدوث الضعف في الدولة العباسية وخروج أكثر الأمصار عن يدهم واستبداد الأمراء بها حتى لم يبق غير الخطبة ظهرت في العراق وفارس دولة البويهيين وفي الموصل وحلب والمواصم ودمشق دولة الحمدانيين وفي أفريقيا والمغرب ومصر والشام واضمحل دولة الفاطميين حتى أصبح جل بلاد الإسلام بيد الملوك والأمراء الشيعة وكانت الشيعة في هذه البلاد أكثره مفرقة فبعضها كان أكثرها شيعة كمصر والمغرب وبعض سواحل سورية وبعضها وكان من هذه العراق وبعضها كحلب وطرابلس الشام وجبل عامل كان كل أهلها شيعة إلا ما شذ ودخل التشيع إلى بلاد الأفغاني وكان في إيران في ذلك العصر مضافاً إلى ما كان فيها من الشيعة ولم يزل في زمانه وفي عهد الملوك الصفوية أصبح جل أهلها شيعة ودخل التشيع في جميع بلاد خراسان وما وراء النهر وأفغانستان قبل عصر الصفوية وكثر في هذه البلاد في عصرهم كبلخ وبخارى وسمرقند وبدخشان وهراة وكابل وقندهار وغيرها وامتد إلى بلاد الهند والسند وكشمير وظهرت في بلاد الهند دولة الدولتكانية والبلتستانية والكتف شاهية وغيرها من الدول الشيعية وما زال التشيع يظهر فيها حتى أصبح فيها اليوم ما يزيد على ثلاثين مليوناً من الشيعة . وأهل البحرين وفي عصر تدهم التشيع وليها إبان ابن سعيد بن الحاكم في عصر الأسلام وكان من الشيعة فارس فيهم التشيع ودليلها أيضاً صدرين أبي سلمة ربيب رسول الله ﷺ وكان من الشيعة ودليلها أيضاً محمد بن العباس بن عبدالمطلب الطالبي وانتشر التشيع في الأعصار الأخيرة في بلاد الأناضول وفي الشام وغيرها وقد بسطت الكلام على ما ذكرناه في كتاب مجالس العزاء الإسلامي حيث قال ورأيت من هزار وعدة في الحلة : يقولون المشهور أن أهلها ٣٥ ألف نسمة منهم ثلثا أهل السنة والباقي الشيعة ، ويقول المشارف الإسلامية يقول إن أهلها ٥٠ ألف نسمة وأهل السنة ...

وبما ذكرناه من أن انتشار التشيع في خراسان كان بعد خروج الرضا عليه السلام إليها وزاد انتشاره في إيران في عصر الدولة الصفوية يظهر بطلان ما يتوهمه جملة من المتشرعين المتحمسين على الشيعة من أن الفرس دخلوا في التشيع لزعم الإسلام الذي أزال دولتهم . وأن الفرس الذين دخلوا في الإسلام أولاً لم يكونوا شيعة حتى يتعال في حقهم ذلك وبعد دخول في الإسلام بعد هذا وتشيع فجأة حالاً قال من تشيع من سائر الأمم كالعرب والأتراك والروم وغيرهم لم يكن باعثه على ذلك إلا حب الإسلام وحب مذهب أهل البيت عليهم السلام . والدولة الصفوية الذين عصروا التشيع في إيران هم سادة أشراف من نسل الإمام موسى الكاظم بن جعفر الصادق عليهما السلام وهم عرب صميميون فلا يمكن أن يتعصبوا للأعاجم والذين يمكن في حقهم ذلك هم قدماء الفرس وهؤلاء عليهم كان على مذهب السنن بل عطية عليه السنة هم من الفرس فمن هم الذين دخلوا في التشيع كبداً للإسلام ما ترى . وقبلهم نشر الأشعريون التشيع في ثم

(١) أول استقلال سياسي أحرزه هو الذي قام به الصفاريون ، وهم من الفرس تغلبوا وانتصار إيران على خلفاء العباسية فيها ، والصفاريون بدأ بإيران الشيعة . (ع)

(٢) لقد حدا بوع تأليف الكتاب الى حد كثير من الحسن سنة والعدد الهوم الكثير من ذلك بالتوالي حتى الوقت الى ذكرها الفاضل . (ع)

وأطرافها وهم عرب صميميون هاجروا إليها في عصر الحجاج وقبروا عندها واستوطنوها . ويأتي هذا مزيد التفصيل في الأمر العاشر من البحث الرابع(١) .

وما زال التشيع يظهر ويقل ويظهر ويقلي ويوجد ويعدم في بلاد الإسلام حتى المذاهب وغيره بحسب تعاقب الدول المختلفة وغلبة بعضها وتسلطها حتى أصبح عدد الشيعة اليوم في أبعد تقدير يتجاوز الخمسة والثلاثين مليوناً(٢) أي يأكثر من خمس المسلمين بقليل ثلاثين منهم نحو اثنى وثلاثين مليوناً في العدد ونحو خمسة عشر مليوناً في إيران ونحو عشرة ملايين في روسيا وتركستان ونحو خمسة ملايين في اليمن ونحو مليونين ونصف في العراق ونحو مليون ونصف في بخارى والأفغان ونحو مليون في سوريا ومصر وأنحاء ونحو سبعة ملايين في الصين وأثيبت والصومال وجاوا ونحو مليون في أوربا وتركيا . ومرادنا بشيعة الهند وسوريا خصوص الإمامية غير الاسماعيلية الاثنا عشرية وبشيعة اليمن ما يعم الزيدية والإسماعيلية الاثنى عشرية والشيعة الأتراك غير البكتاشية . وكان بعض أفاضل جبل عامل عدهم في عهد الشيخ سبعين مليوناً مريداً بهم ما يعم الاثنى عشرية والزيدية والإسماعيلية والبكتاشية وغيرهم فقال صاحب الشيخ زاد في العدد بمالها ورجح أنهم عشرون مليوناً وقدرهم عبدالله بخشير الدهلوي بأربي عشر مليوناً وعدهم صاحب المتطف اثنين مليوناً أي الإمامية . وعدهم ابراهيم حلمي البدخاني سبعين مليوناً وهو قريب مما قدرنا . أما تعادي المتأخرين والمتطف فبعيدة عن الصواب لا سيما الأخير .

البحث الثالث

في الإشارة إلى بعض ما وقع على أهل البيت وشيعتهم من الظلم والاضطهاد في الدول الإسلامية

قال السيد علي خان في كتاب الدرجات الرفيعة في طبقات الإمامية من الشيعة : روي عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام أنه قال لبعض أصحابه : ما فتئنا من ظلم قريش أبداً وبغاتهم علينا وما كفى شيعتنا وشيعتنا من الناس أن قتل رسول الله ﷺ وقبض والله أعز أمة أول الناس فضائلاً حتى قريش حتى أخرجت الأمر عن معدنه وابتدت على الأنصار بحقنا وصنعت ثم تداولتها قريش واحداً بعد واحد حتى رجعت إلينا فكانت بعيدة وبعيدة الغرب لنا إلى يوم صاحب الأمر في صعوبة كلاوذ حتى قتل قبيح الحسن ابن وعرفه ثم غدر به وأسلم وروي عليه أهل العراق حتى طعن بخنجر في جنبه وانتهب عسكره وعرضت حلائل نهبات أولاده فرفع معضلة وحفظ دمه ودم أهل بيته وهم القيل حتى قتل ثم بايع الحسين بن أهل العراق عشرون ألفاً غدروا به وخرجوا عليه وبيعته في أعناقهم يعشرة ثم لم يزل أهل البيت يستضام ويقصى وينهبون ويشرد ويقتل ويخاف ولا يأمن على نفسه وولده أولياؤه ويوجد الكاذبون يتحدثون لكذبهم وتصنعهم موضعاً يتقربون به إلى أولياتهم وقضاة السوء في كل بلدة فعدلوهم بالأحاديث الموضوعة الكاذبة ويروون عنا ما لم نقله وما لم نفعله ليحفظوا بذلك ملكهم وكان حكم ذلك وقرب زمن معاوية بعد موت الحسن فعدت شيعتنا بكل بلدة وقطعت الأيدي والأرجل على الظنة ، من ذكر بمحبتنا والانقطاع إلينا سجن أو نهب ماله أو هدمت داره ثم لم يزل البلاء يشتد ويزداد إلى زمان عبيد الله بن زياد قاتل الحسين ثم جاء الحجاج

محمد بن حنیفہ کا امام حسین کو کوفہ کا سفر ترک کر دینا کا مشورہ

جعفر صادق سے سند معتبر کے ساتھ روایت ہے کہ جس رات امام حسین کا ارادہ تھا کہ صبح آپ مکہ روانہ ہوں گے محمد بن حنیفہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی اے بھائی اہل کوفہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بھائی اور باپ کے ساتھ دھوکہ کیا ہے مجھے خدشہ ہے کہیں آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی نا ہو آپ اپنا ارادہ ترک کر دیں

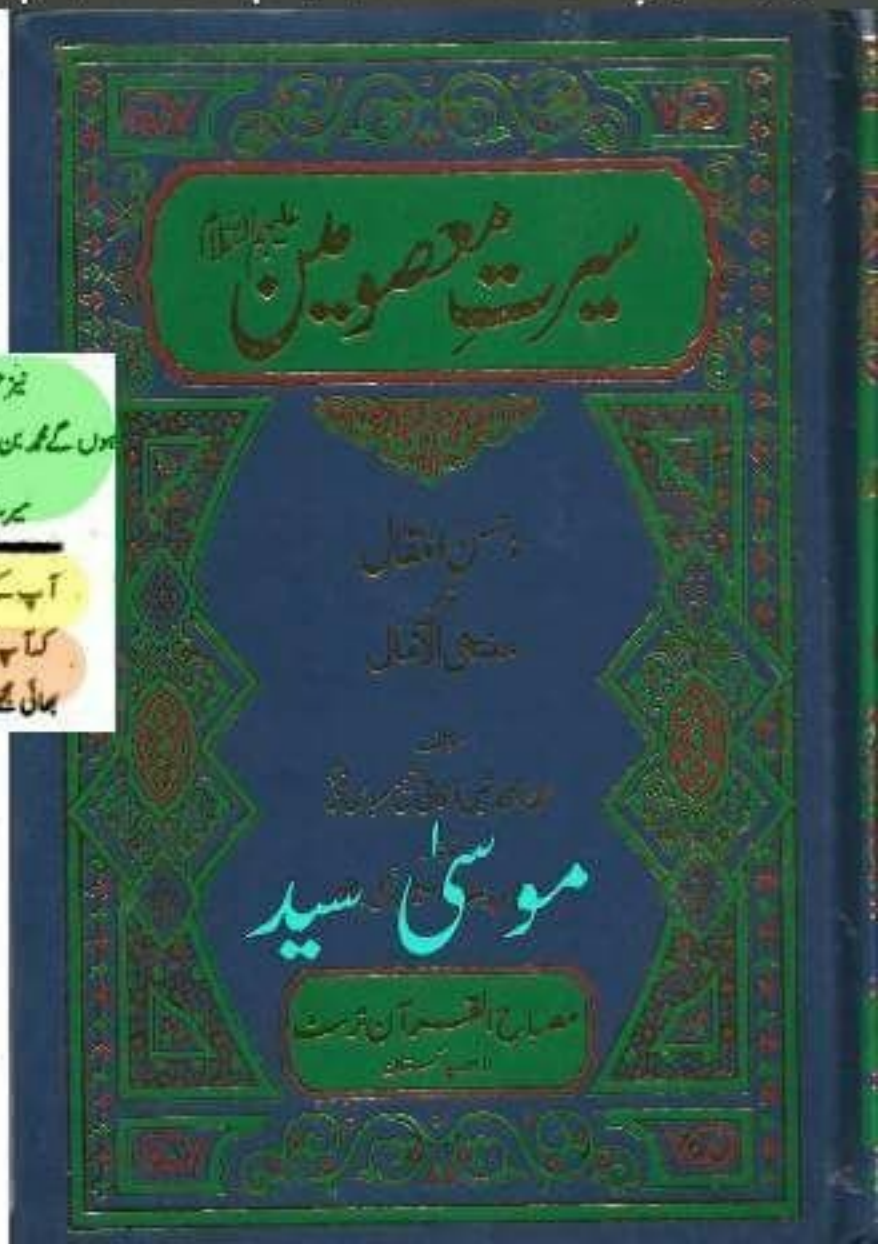

نیز حضرت صادق سے سند معتبر کے ساتھ روایت ہے کہ جس رات سید الشہداء کا ارادہ تھا کہ اس کی صبح کو آپ مکہ روانہ ہوں گے محمد بن حنیفہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی اے بھائی اہل کوفہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ جانتے ہیں۔ انہوں نے

سیرت معصومین علیہم السلام۔ احسن المقال جلد نمبر ۱ 383

آپ کے باپ اور بھائی سے دھوکہ اور مکر کیا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی ایسا کریں گے پس اگر آپ کی رائے قرار پائے کہ آپ مکہ میں رہیں جو کہ حرم خدا ہے تو آپ عزیز و مکرم ہوں گے اور کوئی شخص آپ سے معترض نہیں ہوگا۔ حضرت نے فرمایا اے بھائی مجھے ڈر ہے کہ یزید مجھے مکہ میں اچانک نہ قتل کر دے۔ اور اس سے اس محترم گھر کی عزت و حرمت ضائع ہو جائے۔ محمد نے کہا

نیز حضرت صادق سے سند معتبر کے ساتھ روایت ہے کہ جس رات سید الشہداء کا ارادہ تھا کہ اس کی صبح کو آپ مکہ روانہ ہوں گے محمد بن حنیفہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی اے بھائی اہل کوفہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ جانتے ہیں۔ انہوں نے

سیرت معصومین علیہم السلام۔ احسن المقال جلد نمبر ۱ 383

آپ کے باپ اور بھائی سے دھوکہ اور مکر کیا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی ایسا کریں گے پس اگر آپ کی رائے قرار پائے کہ آپ مکہ میں رہیں جو کہ حرم خدا ہے تو آپ عزیز و مکرم ہوں گے اور کوئی شخص آپ سے معترض نہیں ہوگا۔ حضرت نے فرمایا اے بھائی مجھے ڈر ہے کہ یزید مجھے مکہ میں اچانک نہ قتل کر دے۔ اور اس سے اس محترم گھر کی عزت و حرمت ضائع ہو جائے۔ محمد نے کہا

ابو الفرج اصفہانی وغیرہ روایت کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عباس نے امام کا عزم عظیم عراق کی طرف سفر کرنے کا دیکھا تو انہوں نے مکہ میں قیام کرنے اور عراق کا سفر چھوڑ دینے پر بہت تاکید کی اور کچھ اہل کوفہ کی مذمت بھی کی اور کہا کہ اہل کوفہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے باپ کو شہید کیا اور آپ کے بھائی کو زخمی کیا اور مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ سے مکر و فریب کریں گے اور آپ کی مدد سے دستبردار ہو جائیں گے آپ کو بیچا چھوڑ دیں گے فرمایا یہ ان کے خطوط ہیں جو میرے پاس ہیں اور یہ مسلم کا خط ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ اہل کوفہ میری بیعت پر متفق ہو گئے ہیں۔ ابن عباس کہنے لگے اب اگر آپ کی رائے شریف اس سفر پر مستقر ہے تو اپنی اولاد اور خواتین کو یہیں رہنے دیں اور ساتھ نہ لے جائیں اور اس دن کو یاد کیجئے جب لوگوں نے عثمان کو قتل کیا تھا اور اس کی عورتوں اور گھر والوں نے اس حالت میں دیکھا تو ان کا کیا حال ہوا پس ایسا نہ ہو کہ آپ کو اہل و عیال کے سامنے شہید کر دیں۔ اور وہ آپ کو اس حالت میں دیکھیں حضرت نے ابن عباس کی نصیحت قبول نہ کی اور اپنے اہل بیت کو اپنے ساتھ کربلا لے گئے اور بعض نے ان افراد سے نقل کیا ہے کہ جو کربلا میں آپ کی شہادت کے دن موجود تھے کہ آپ نے خواتین اور اپنی بہنوں کی طرف دیکھا جو حالت جزع و اضطراب میں خیموں سے باہر آ کر شہیدوں کو دیکھتیں اور ان پر جزع فزع کرتی تھیں اور حضرت کو اس حالت میں مظلومیت میں دیکھ کر گریہ کرتی تھیں تو آپ کو ابن عباس کی بات یاد آئی اور فرمایا

امام حسینؓ کی ہشام اور عبداللہ بن عباس او عبداللہ بن زبیر سے گفتگو

ابن عباس نے کہا آپ ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہیں جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور آپ کے بھائی سے دغا بازی کی جبکہ امام حسینؓ نے فرمایا کہ اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے خط لکھ کر مجھے وہاں آنے کی دعوت دی ہے

محمد حنفیہ نے کہا۔ ”یہ میرے لیے بہت صدمہ کی بات ہے“۔ اس کے بعد رو کر کہنے لگے۔ ”مجھ میں اب نیزہ و تلوار پکڑنے کی طاقت نہیں رہی۔ میں آپ کے بعد راحت سے نہیں رہوں گا“۔ یہ کہہ کر امام حسین علیہ السلام کو اس طرح الوداعی کلمات کہے۔ ”اے شہید مظلوم! تجھے خدا کے سپرد کرتا ہوں“۔

امام حسین علیہ السلام ہشام اور عبداللہ بن عباس کی گفتگو

ہشام و عبداللہ بن عباس حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ ابن عباس کہنے لگے۔ ”اے میرے برادر عم! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا عراق جانے کا ارادہ ہے؟“۔ آپ نے فرمایا۔ ”ہاں ایسا ہی ارادہ ہے“۔ ابن عباس نے کہا۔ ”اے برادر عم! آپ ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہیں جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور بھائی سے دغا بازی کی۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دغا بازی کریں گے۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہاں سے نہ جائیں“۔ لیکن امام حسین علیہ السلام ان کی اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔

عبداللہ بن زبیر کی امام حسین علیہ السلام سے گفتگو

عبداللہ بن زبیر امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کچھ دیر تک یوں گفتگو کرتا رہا۔ ”میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ ہم نے اس خلافت کے منصب پر غیروں کو قبضہ کرنے کی اجازت کیوں دی ہے؟“۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے مجھے خط لکھا کر وہاں آنے کی درخواست کی ہے“۔ یہ سن کر عبداللہ بن زبیر وہاں سے چلا گیا۔

عبداللہ بن عباس کی دوسری بار گفتگو

اگلے روز عبداللہ بن عباس دوبارہ آئے اور عرض کی۔ ”آپ سے برائے خدا یہ درخواست ہے کہ اگر حتماً سفر کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو حجاز یا یمن کی طرف چلے جائیں کہ وہاں پر قلعے اور محفوظ درے موجود ہیں۔“ لیکن امام حسین علیہ السلام نے

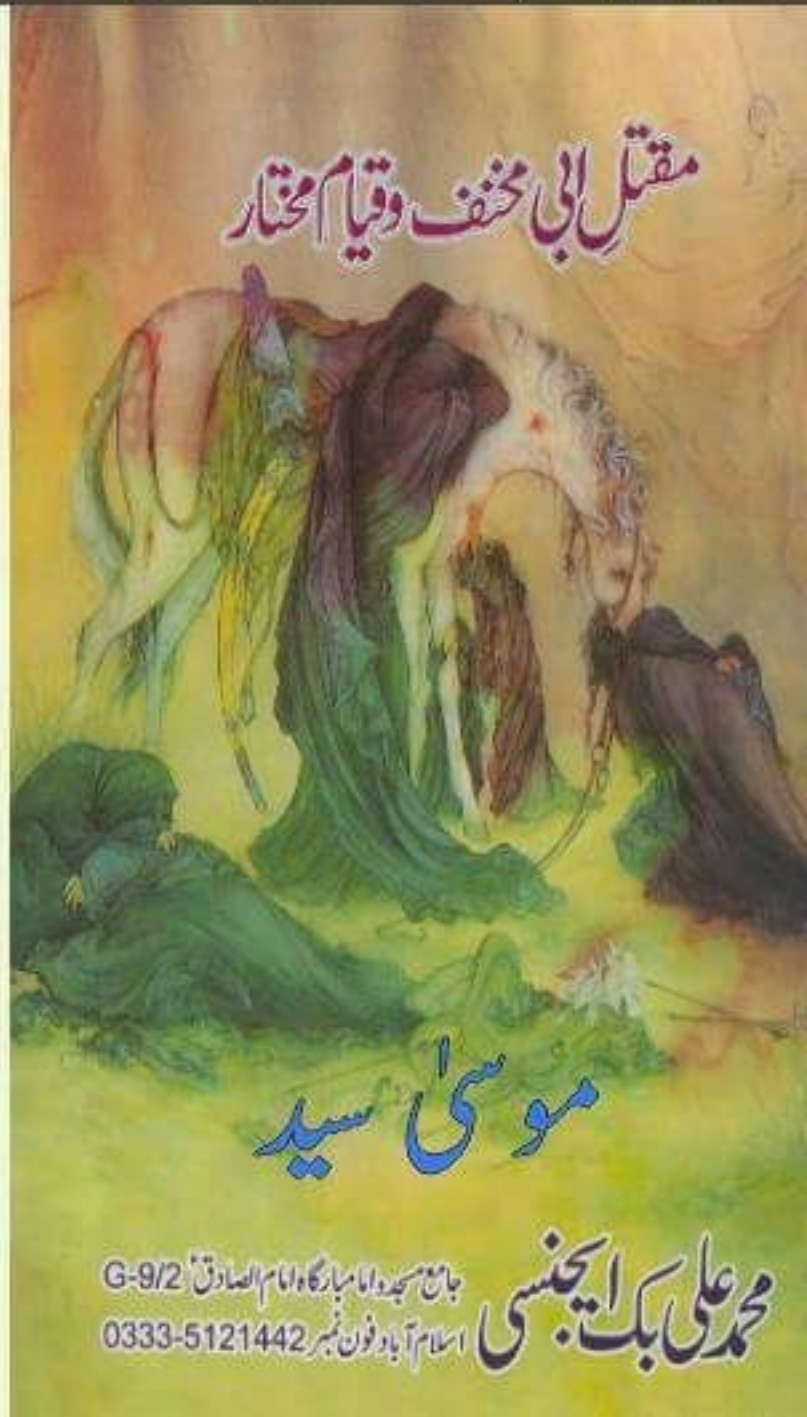

كشف الغمة

في معرفة الأئمة

تأليف

العلامة المحقق

أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الإربلي (ره)

المتوفى سنة ٦٩٣ هـ

الجزء الثاني

دار الأضواء

بيروت - لبنان

وهو أن الحسين عليه السلام سار حتى صار على مرحلتين من الكوفة، فوافاه انسان يقال له الحر بن يزيد الرياحي ومعه الف فارس من أصحاب ابن زياد شاكين في السلاح، فقال للحسين عليه السلام: إن الأمير عبيدالله بن زياد قد أمرني أن لا أفارقك أو أقدم بك عليه، وأنا والله كاره أن يبتليني الله بشيء من أمرك، غير أني قد أخذت بيعة القوم، فقال الحسين عليه السلام: إني لم أقدم هذا البلد حتى أتتني كتب أهله، وقدمت علي رسلهم يطلبونني، وأنتم من أهل الكوفة، فان دمتم على بيعتكم وقولكم في كتبكم دخلت مصركم وإلا انصرفت من حيث أتيت، فقال له الحر: والله ما أعلم هذه الكتب ولا الرسل، وأنا فما يمكنني الرجوع الى الكوفة في وقتي هذا، فخذ طريقاً غير هذه وارجع فيه حيث شئت، لأكتب الى ابن زياد أن الحسين عالفني الطريق فلم أقدر عليه، وأنشدك الله في نفسك.

فسلك الحسين طريقاً آخر غير الجادة راجعاً الى الحجاز، وسار هو وأصحابه طول ليلتهم، فلما أصبح الحسين عليه السلام وإذا قد ظهر الحر وجيشه فقال الحسين: ما وراك يا ابن يزيد؟ فقال: وافاني كتاب ابن زياد يؤنبني في أمرك وقد سير من هو معي وهو عين علي ولا سبيل الى مفارقتك أو أقدم بك عليه، وطال الكلام بينهما ورحل الحسين عليه السلام وأهله وأصحابه فنزلوا كربلاء يوم الأربعاء أو الخميس على ما قيل الثاني من المحرم.

فقال عليه السلام: هذه كربلاء موضع كرب وبلاء هذا مناخ ركابنا، وموضع رحالنا ومقتل رجالنا، فنزل القوم وحطوا الأثقال، ونزل الحر بنفسه وجيشه قبالة الحسين عليه السلام، ثم كتب إلى عبيدالله بن زياد وأعلمه بنزول الحسين عليه السلام بأرض كربلاء.

فكتب عبيدالله كتاباً الى الحسين عليه السلام يقول فيه: أما بعد فقد بلغني

محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم كا فرمان

اے علی ! تیری اولاد کو تیرے شیعه قتل کرینگے

Fatwa # 39

Prophet Muhammad saw said
Oh Ali ! " Shia Will Kill Your Progeny "

Research & Ref
(Rozatul--Kafi Vol # 8 140)

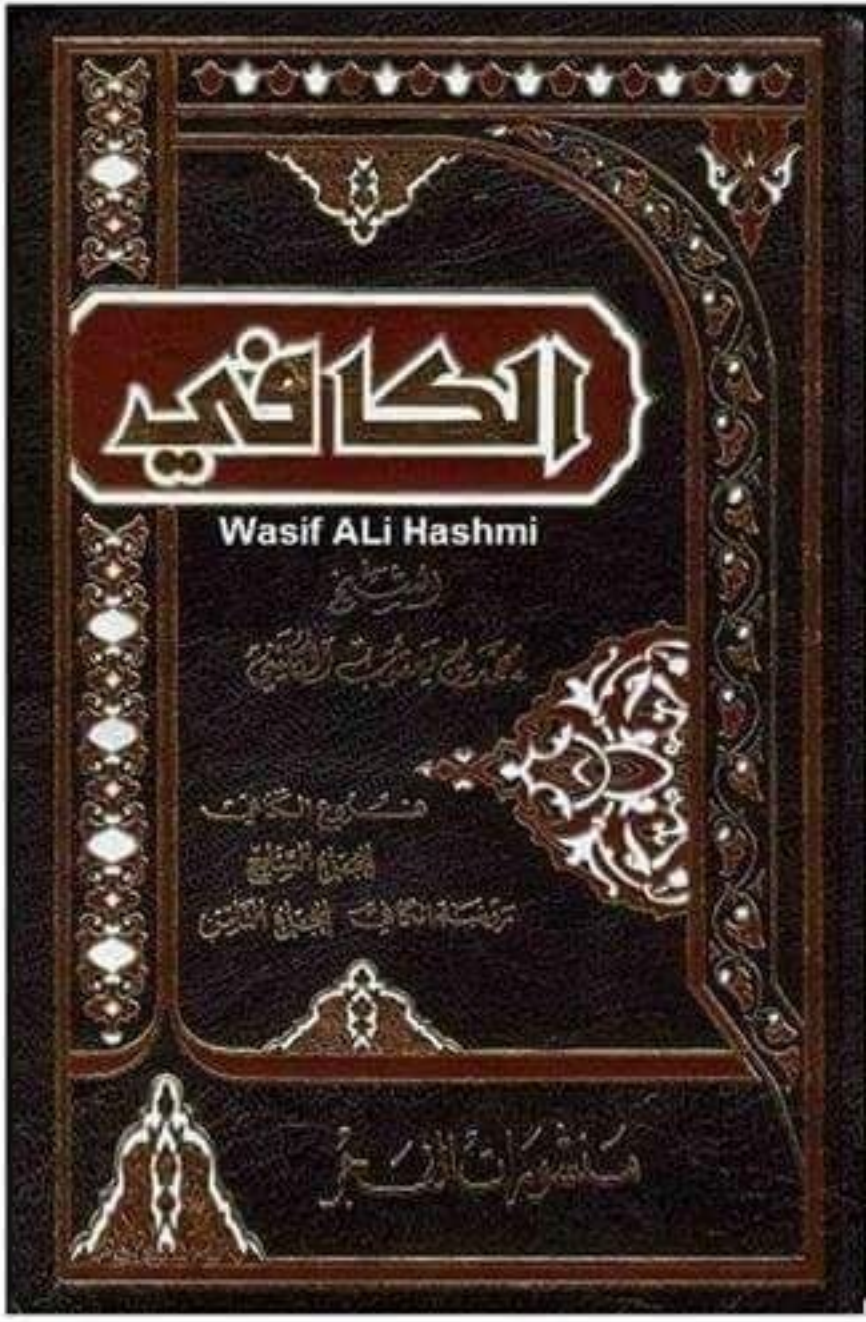

بالْوَلَاءِ لَكَ، قَالَ: فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ.

إِنْ عَادَتِ الْعَقْرَبُ عُدْنَا لَهَا ... وَكَانَتِ النَّعْلُ لَهَا حَاضِرَةً

قَالَ فَقُلْتُ: مَا هَذَا الْكِتَابُ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: فَإِنَّ نُبَيْلَةَ كَانَتْ أَمَةً لِأُمِّ الزُّبَيْرِ وَلِأَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ، فَأَخَذَهَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَأَوْلَدَهَا فُلَاناً فَقَالَ لَهُ الزُّبَيْرُ: هَذِهِ الْجَارِيَةُ وَرِثْنَاهَا مِنْ أُمِّنَا وَابْنُكَ هَذَا عَبْدٌ لَنَا فَتَحْمِلُ عَلَيْهِ بِبُطُونِ قُرَيْشٍ، قَالَ: فَقَالَ: قَدْ أَجَبْتُكَ عَلَى خَلَّةٍ، عَلَى أَنْ لَا يَتَصَدَّرَ ابْنُكَ هَذَا فِي مَجْلِسِي، وَلَا يَضْرِبَ مَعَنَا بِسَهْمٍ، فَكَتَبَ عَلَيْهِ كِتَاباً وَأَشْهَدَ عَلَيْهِ، فَهُوَ هَذَا الْكِتَابُ.

٣٧٣ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ عَبَسَةَ بْنِ بِجَادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝﴾ [الواقعة: ٩٠-٩١] فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام: «هُمْ شِيعَتُكَ فَسَلَامٌ لَكَ وَلَهُمْ مِنْهُمْ أَنْ يَقْتُلُوهُمْ».

٣٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كُنْتُ أَبَايِعُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلَى الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْبَسْطِ وَالْكُرْهِ، إِلَى أَنْ كَثُرَ الْإِسْلَامُ وَكُثُفَ، قَالَ: وَأَخَذَ عَلَيْهِمْ عَلِيٌّ عليه السلام أَنْ يَمْنَعُوا مُحَمَّداً وَذُرِّيَّتَهُ مِمَّا يَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ،

مدد سے اپنے دشمنوں سے جنگ کرتا، لیکن مجھے یقین ہے سوائے میرے بیٹے علی ابن حسین علیہ السلام کے میری اور میرے تمام ساتھیوں کی قتل گاہ کربلا ہے۔

معمر بن مثنی اپنی کتاب (مقتل الحسین علیہ السلام) میں روایت نقل کرتے ہیں۔ جیسے ہی ترویہ[1] کا دن آیا، عمر بن سعد بن ابی عاص اپنے کثیر تعداد لشکر کے ساتھ مکہ میں داخل ہوا اس کو یزید نے مامور کیا تھا کہ اگر تم انہیں قتل کر سکتے ہو تو قتل کر دینا، اور اگر وہ تم سے جنگ کریں تو تم بھی ان سے جنگ کرنا۔ لیکن امام حسین علیہ السلام اسی دن مکہ سے روانہ ہو گئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس رات کی صبح کو امام حسین علیہ السلام مکہ سے روانگی کا ارادہ رکھتے تھے اسی رات محمد بن حنفیہ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: بھائی جان آپ جانتے ہیں کہ کوفیوں نے آپ کے باپ اور بھائی کو فریب دیا۔ مجھے خوف ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی کہیں وہی سلوک نہ کریں۔ اگر آپ بہتر سمجھیں تو مکہ ہی میں رہ جائیں، کیونکہ آپ عزیز ترین افراد میں سے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ یزید بن معاویہ مجھے نا گہان حرم خدا میں قتل نہ کرا دے اور میرے قتل کی وجہ سے حرمت بیت اللہ پامال ہو جائے۔ محمد بن حنفیہ نے کہا: اگر اس بات کا خوف ہے تو پھر آپ یمن کی طرف ہجرت کر جائیں، کیونکہ وہاں آپ کی قدر دانی کرنے والے ہوں گے اور اس طرح آپ تک یزید کی رسائی بھی نہ ہو سکے گی۔ یا آپ کسی صحرا یا جنگل میں چلے جائیں اور وہیں پر رہیں۔ یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہاری اس تجویز پر غور و فکر کروں گا۔

---

[1] ۸ ذوالحجہ۔

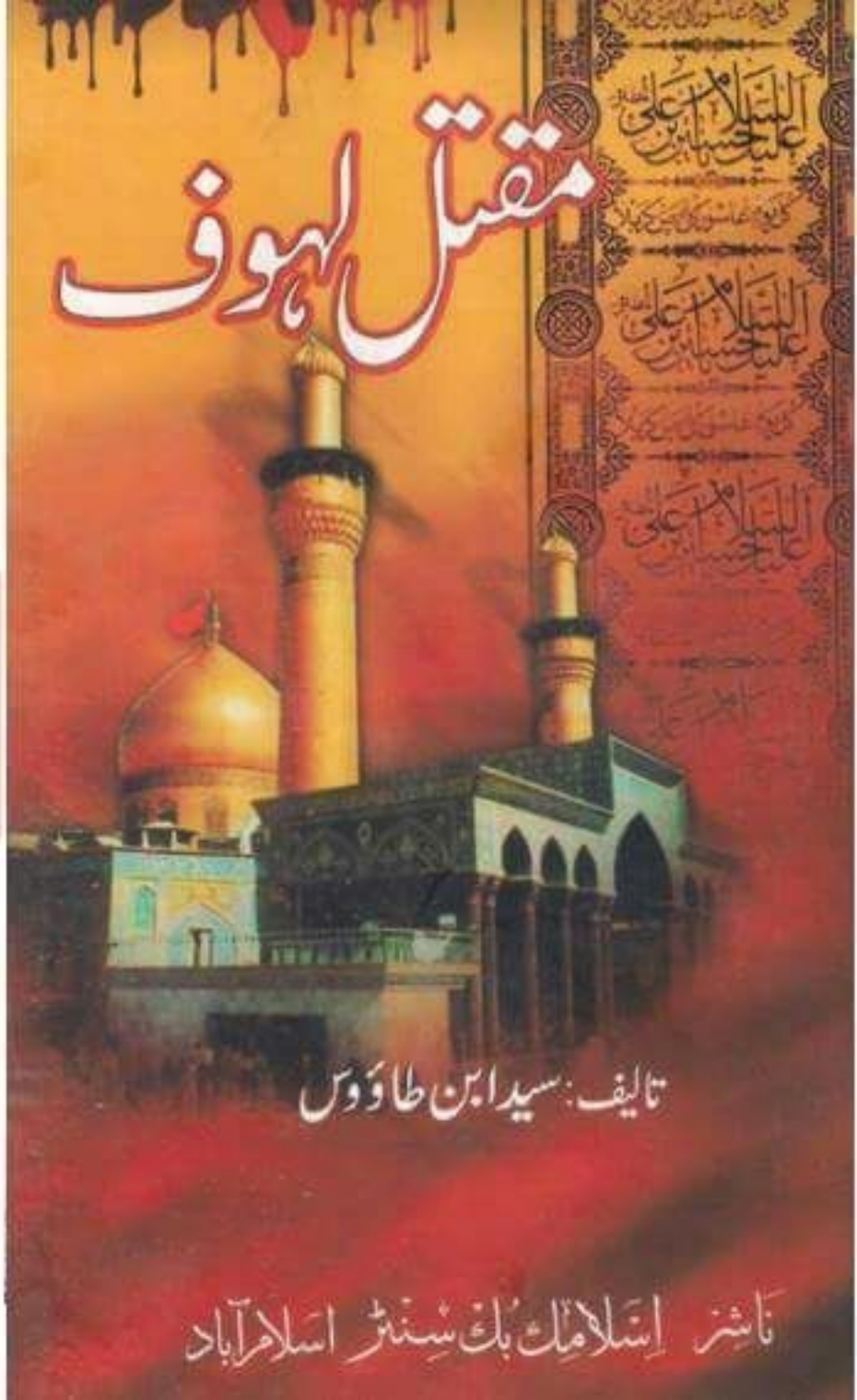

کربلا میں رافضیت کو مخاطب کر کے امام حسین رضی اللہ عنہ کا آنسو جاری کر دینے والا احتجاج

اے جماعت تمہارے لیے ہلاکت ہو، تم نے مجھ کو اتنے جوش اور ولولہ کے ساتھ بلایا تاکہ تمہاری فریاد کو پہنچوں اور ہم تمہاری دعوت پر جلد سے جلد آئے، پھر ہمارے ہی سروں پر تلوار لے کر کھڑے ہو گے اور ہمارے دشمنوں کے بجائے ہم پر آتش جلا دی تم میدان جنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے ہی دشمن کے یارو مددگار ہوگے حالانکہ انہوں نے تمہارے ساتھ عدل و انصاف سے کام لیا نا ان سے خیر کی امید رکھتے ہو، تم پروائے ہو، جب تلواریں نیاموں میں قلب آرام وسکون میں اور افکار ناپختگی میں تھے تب تم نے ہم کو کیوں نا چھوڑ دیا لیکن تم لوگ مکھیوں کی مانند فتنہ کی طرف بھاگے اور پروانوں کی مانند ایک دوسرے پر گر رہے تھے،

تمہارے لیے ہلاکت و تباہی ہو.

احتجاج طبرسی صفہ 41

احتجاج طبرسی ۶۲

کربلا میں اہل کوفہ سے امام حسین علیہ السلام کا احتجاج

مصعب ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ جب دشمنوں نے امام حسینؑ کا محاصرہ کرلیا تو حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر قریب آئے اور انھیں خاموش ہونے کو کہا اس کے بعد حمد و ثنائے الٰہی بجالائے اور اس طرح ہوئے:

اے جماعت! تمہارے لئے ہلاکت ہو، تم نے مجھ کو اتنے جوش اور ولولہ کے ساتھ بلایا تا کہ تمہاری فریاد کو پہنچوں اور ہم تمہاری دعوت پر جلد سے جلد آئے، پھر ہمارے ہی سروں پر تلوار لے کر کھڑے ہو گئے ہو اور ہمارے دشمنوں کے بجائے ہمیں پر آتش جلا دی، تم میدان جنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے ہی دشمن کے یار و مددگار ہو گئے حالانکہ انھوں نے تمہارے ساتھ نہ عدل و انصاف سے کام لیا نہ ان سے خیر کی امید رکھتے ہو۔ تم پروائے ہو! جب تلواریں نیاموں میں اور قلوب آرام و سکون میں اور افکار ناپختگی میں تھے تب تم نے ہم کو کیوں نہ چھوڑ دیا لیکن تم لوگ مکھیوں کی مانند فتنہ کیطرف بھاگے اور پروانوں کی مانند ایک دوسرے پر گر رہے تھے، تمہارے لئے ہلاکت و تباہی ہو!

اے کثیر کے غلاموں! احزاب میں باقی بچے لوگو! کتاب خدا کے چھوڑ دینے والو! تحریف کرنے والو! تم نے کلمات کو معانی سے الگ کرلیا اور ہماری سنتوں کو مٹانے والو! امام کی نافرمانی کرنے والو! ان نفسوں نے ان کیلئے جو پہلے سے بھیجا ہے وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر غضب ناک و ناراض ہے اور وہ لوگ عذاب خدا میں ہمیشہ رہیں گے۔ تم ان کی مدد کر رہے ہو اور ہم کو تنہا چھوڑ رہے ہو؟

ہاں، خدا کی قسم! بے وفائی و پیمان شکنی تمہاری دیرینہ عادت ہے، تمہاری جڑیں غدر و دھوکہ سے ملی ہوئی ہیں اور تمہاری شاخوں نے اسی پر پرورش پائی ہے، تم ان کے وہ پلید ترین اور خراب ترین میوے ہو جو مالک کے گلے میں اٹکے ہوئے اور غاصب کیلئے خوش ذائقہ ہو۔

کربلا میں رافضیت کو مخاطب کر کے امام حسین رضی اللہ عنہ کا آنسو جاری کر دینے والا احتجاج

اے کنیز کے غلاموں احزاب میں باقی بچے لوگو، کتاب خدا کو چھوڑ دینے والو، تحریف کرنے والو تم نے کلمات کو معنی سے الگ کر لیا اور ہماری سنتوں کو مٹانے والو، امام کی نا فرمانی کرنے والو، ان نفسوں نے ان کے لیئے جو پہلے سے بھیجا ہے وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر غضب ناک وناراض ہے اور وہ لوگ عزاب خدا میں ہمیشہ رہیں گے، تم ان کی مدد کر رہے ہو اور ہم کو تنہا چھوڑ رہے ہو؟

احتجاج طبرسی صفحہ 41

احتجاج طبرسی ۶۱

کربلا میں اہل کوفہ سے امام حسین علیہ السلام کا احتجاج

مصعب ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ جب دشمنوں نے امام حسین علیہ السلام کا محاصرہ کرلیا تو حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر قریب آئے اور انھیں خاموش ہونے کو کہا اس کے بعد حمد وثنائے الٰہی بجالائے اور اس طرح ہوئے:

اے جماعت! تمہارے لئے ہلاکت ہو، تم نے مجھ کو اتنے جوش اور ولولہ کے ساتھ بلایا تا کہ تمہاری فریاد کو پہنچوں اور ہم تمہاری دعوت پر جلد سے جلد آئے، پھر ہمارے ہی سروں پر تلوار لے کر کھڑے ہو گئے ہو اور ہمارے دشمنوں کے بجائے ہمیں پر آتش جلادی، تم میدان جنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے ہی دشمن کے یار و مددگار ہو گئے حالانکہ انھوں نے تمہارے ساتھ نہ عدل وانصاف سے کام لیا نہ ان سے خیر کی امید رکھتے ہو۔ تم پر وائے ہو! جب تلواریں نیاموں میں اور قلوب آرام وسکون میں اور افکار ناپختگی میں تھے تب تم نے ہم کو کیوں نہ چھوڑ دیا لیکن تم لوگ کھیوں کی مانند فتنہ کیطرف بھاگے اور پروانوں کی مانند ایک دوسرے پر گر رہے تھے، تمہارے لئے ہلاکت و تباہی ہو!

اے کنیز کے غلاموں! احزاب میں باقی بچے لوگو! کتاب خدا کے چھوڑ دینے والو! تحریف کرنے والو! تم نے کلمات کو معانی سے الگ کر لیا اور ہماری سنتوں کو مٹانے والو! امام کی نافرمانی کرنے والو! ان نفسوں نے ان کیلئے جو پہلے سے بھیجا ہے وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر غضب ناک وناراض ہے اور وہ لوگ عذاب خدا میں ہمیشہ رہیں گے۔ تم ان کی مدد کر رہے ہو اور ہم کو تنہا چھوڑ رہے ہو؟

ہاں، خدا کی قسم! بے وفائی وپیمان شکنی تمہاری دیرینہ عادت ہے، تمہاری جڑیں غدر ودھوکہ سے ملی ہوئی ہیں اور تمہاری شاخوں نے اسی پر پرورش پائی ہے، تم ان کے وہ پلید ترین اور خراب ترین میوے ہو جو مالک کے گلے میں اٹکے ہوئے اور غاصب کیلئے خوش ذائقہ ہو۔

آگاہ رہو کہ اللہ کی لعنت ان ظالمین عہد شکن پر ہے جو زیادہ تاکید کے بعد بھی عہد وپیمان توڑ ڈالتے ہیں حالانکہ خدا نے تم کو خود تمہارا ضامن اور وکیل قرار دیا ہے۔

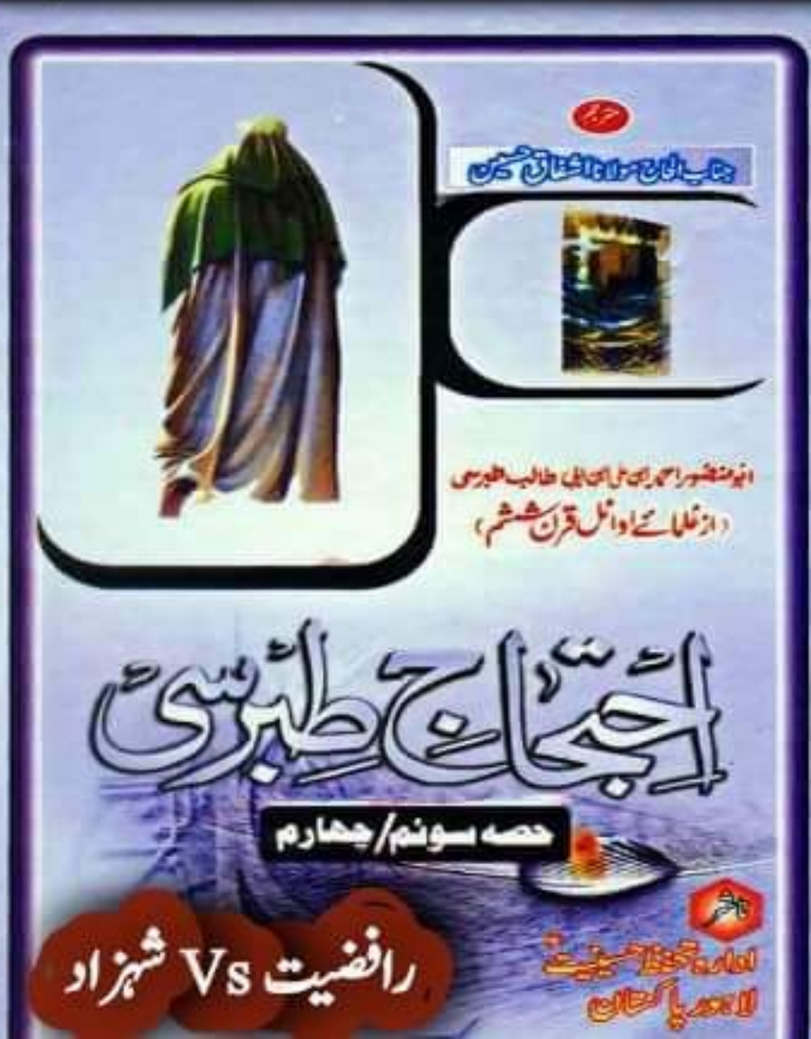

امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اہل کوفہ سے حضرت زینب بنت علی ابن طالب رض کا تاریخی خطبہ

تم میرے بھائی کے لیے رو رہے ہو، ہاں گریہ کرو تم کو رونا ہی چاہیئے، زیادہ روئو کم ہنسو کہ اس کی زلت نے تم کو گرفتار کر لیا اور اس کی ایسی رسوائی تم کو ملی ہے کہ تم کبھی اپنے سے اسے نہیں دھو سکتے اور اس ننگ و عار کو کیسے دھوئو گے کہ تم نے خاتم الانبیاء کے فرزندار جمند معارف رسالت اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کیا ہے جو میدان جنگ میں تمہاری پناہ گاہ اور اکیلا تمہارا ایک گروہ تھا

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۶۸

اہل کوفہ کے سامنے حضرت زینب بنت علی ابن ابیطالب علیہا السلام کا خطبہ

حذیم بن شریک اسدی سے روایت کی ہے:

جب حضرت زین العابدین علیہ السلام کو مخدرات عصمت کے ساتھ کوفہ لایا گیا۔ امام مریض تھے اور کوفہ کی عورتیں گریبان چاک، رو رہی تھیں اور ان کے ساتھ مرد بھی گریہ کناں تھے۔

امام علیہ السلام نے بہت نحیف و کمزور لہجہ میں کہا: یہ لوگ ہم پر گریہ کر رہے ہیں تو نے ہم کو قتل کیا ہے؟

اس وقت زینب دختر امام علی علیہا السلام نے لوگوں کی جانب خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

حذیم کہتے ہیں میں نے کسی بھی پردہ نشین عورت کو ان سے زیادہ صاحب نطق نہیں دیکھا گویا وہ امام علی علیہ السلام کی زبان سے بات کر رہی تھیں، جب لوگوں سے سکوت کا اشارہ کیا تو لوگوں کی سانسیں رک گئیں اور نفس رک گئے پھر آپ نے حمد و ثنائے الٰہی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اور درود کے بعد فرمایا:

امابعد! اے کوفہ کے لوگو، اے دغا باز و دھوکہ باز و بے غیرت! تمہارے اشک خشک نہ ہوں اور تمہارے نالہ و فریاد کم نہ ہوں، تمہاری مثال اس عورت کی ہے جس نے اپنے دھاگہ کو مضبوط کاتنے کے بعد پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، تم نے قسموں کو اپنے ہاتھوں سے توڑا، خود ستائی و فخر کرتے ہو دشمن دروغ گو، کنیزوں کی مانند چاپلوسی کرنے اور دشمنوں کی طرح سخن چینی کرنے والو، کوڑے پر اگے ہوئے پودے کی مانند اور قبر پر لگائی مٹی کے علاوہ تمہارے پاس کیا ہے؟

تم نے اپنے لئے بہت برا تحفہ بھیجا ہے خدا تم پر غضبناک ہے اور تم عذاب میں ہمیشہ رہو گے۔

تم میرے بھائی کیلئے رو رہے ہو، ہاں گریہ کرو تم کو رونا ہی چاہئے، زیادہ روؤ کم ہنسو کہ اس کی ذلت نے تم کو گرفتار کر لیا اور اس کی ایسی رسوائی تم کو ملی ہے کہ تم کبھی اپنے سے اسے نہیں دھو سکتے اور اس ننگ و عار کو کیسے دھوؤ گے کہ تم نے خاتم انبیاء کے فرزند ارجمند معارف رسالت اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کیا ہے جو میدان جنگ میں تمہاری پناہ گاہ اور اکیلا تمہارا ایک گروہ تھا صلح کے وقت تمہارے دلوں کیلئے

امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد
اہل کوفہ سے امام زین العابدین کا درد ناک احتجاج کہ تم
میری امت سے نہیں ہو

اے لوگو تم کو خدا کی قسم کیا جانتے ہو کہ تم نے میرے بابا کو خط لکھا اور ان کو فریب دیا اور ان کے ساتھ عہدو پیمان کیا اور پھر انھیں سے جنگ کیا اور ان کو بے یارو مدد گار چھوڑ دیا تمہاری ہلاکت ہو تم نے پہلے سے اپنے لیے کتنا بڑا توشہ بھیجا ہے اور تمہاری رائے کا برا ہوا کس آنکھ سے پیغمبر اسلام پر نظر ڈالو گے جب وہ کہیں کہ تم نے میری عزت کو قتل کیا اور میری حرمت کو پائمال کیا پس تم میری امت سے نہیں ہو

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۷۱

اہل کوفہ سے امام زین العابدین علیہ السلام کا احتجاج

حذیم ابن شریک نے کہا کہ امام جب خیمہ سے باہر آئے تو لوگوں کو خاموش کر کے کھڑے ہوئے اور حمد خدا کی اس کی تعریف بیان کی اور نبی اکرم پر درود پڑھ کر فرمایا:

اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے پہچانتا ہے جو نہیں پہچانتا وہ جان لے میں امام حسینؑ کا فرزند ہوں، جس امام حسینؑ کو فرات کے کنارہ قتل کر دیا گیا بغیر اس کے کہ کسی خون کے طلبگار ہوں اور قصاص چاہتے ہوں میں اس کا فرزند ہوں ان لوگوں نے جس کی حرمت پائمال کر دی اور اس کے مال کو تاراج کر دیا اور اس کے گھر والوں کو اسیر کر لیا، میں اس کا فرزند ہوں، جس کو گھیر کر قتل کر دیا اور یہی فخر کافی ہے۔

اے لوگو! تم کو خدا کی قسم کیا جانتے ہو کہ تم نے میرے بابا کو خط لکھا اور ان کو فریب دیا، اور ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور پھر انھیں سے جنگ کیا اور ان کو بے یارو مددگار چھوڑ دیا؟

تمہاری ہلاکت ہو! تم نے پہلے سے اپنے لئے کتنا برا توشہ بھیجا ہے اور تمہاری رائے کا برا ہو کس آنکھ سے پیغمبر اسلام پر نظر ڈالو گے جب وہ کہیں کہ تم نے میری عترت کو قتل کیا اور میری حرمت کو پائمال کیا پس تم میری امت سے نہیں ہو؟

راوی: لوگوں کی صدائے گریہ بلند ہوئی اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم ہلاک ہوئے تم نے نہیں سمجھا، پس

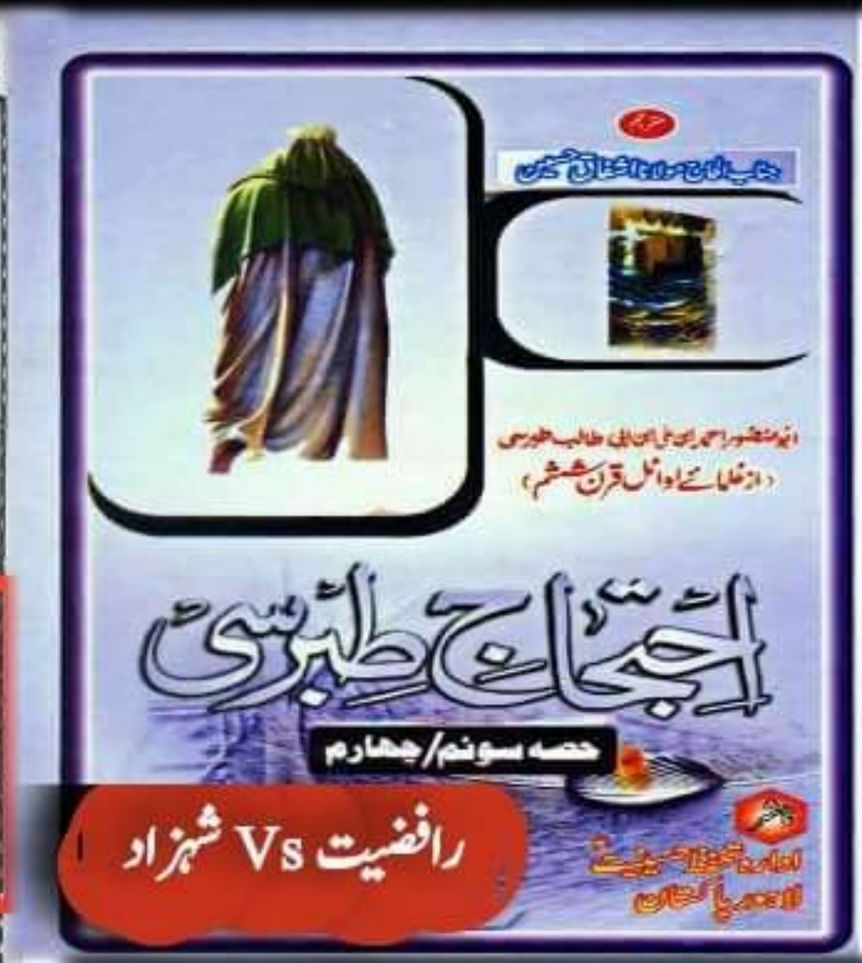

سیدہ ام کلثوم رضؓ کا خطبہ غدار کوفیوں کے نام و قاتلانِ حسین رضؓ کی نقاب کشائی

اے اہل کوفہ تمہارا حال و مال برا ہو اور تمہارے منہ سیاہ ہوں تم نے کس سبب میرے بھائی کو بلایا اور انکی مدد نا کی اور انکو قتل کر کے انکا مال و اسباب لوٹ لیا وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے تم نے کیا ظلم و ستم کیا ہے اور کیسے خونہائے محترم کو بہایا ہے

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر موسیٰ سید

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

خطبہ ام کلثوم خواہر سید الشہداؑ بعد اس کے ام کلثومؑ دوسری دختر جناب فاطمہؑ نے صدائے گریہ و زاری بلند کی اور رو رو کر آواز دی کہ اے اہل کوفہ تمہارا حال اور مال برا ہو اور تمہارے منہ سیاہ ہوں تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسینؑ کو بلایا۔ اور ان کی مدد نہ کی اور انہیں قتل کر کے مال و اسباب ان کا لوٹ لیا۔ اور ان کے پردگیان عصمت و طہارت کو اسیر کیا۔ وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا ظلم و ستم کیا ہے۔ اور کن گناہوں کا اپنی پشت پر بار کیا ہے۔ اور کیسے فرزندانِ محترم کو بہایا۔ دختران محمدؐ کو نالاں کیا۔ اور کن بزرگوں کے مال کو تم نے لوٹ لیا بعد حضرت رسولؐ تم نے بدترین خلق خدا کو قتل کیا۔ تمہارے دلوں سے رحم دور ہو گیا۔ اور تحقیق کہ گروہ دوستاں خدا ہمیشہ غالب ہے۔ اور شیطان کے مددگار و یاور زیاں کار ہیں۔ بعد اس کے مرثیہ سید الشہداؑ میں چند اشعار انشاء فرمائے جس کے سنتے سے اہل کوفہ نے خروش و ویلا و احسرتا بلند کیا۔ غلغلہ و نالہ و زاری و گریہ و سوگواری و نوحہ و خروش فلک سیاہ پوش تک پہنچتا تھا۔ ان کی عورتوں نے بال اپنے کھول دیئے۔ خاک حسرت اپنے سر پر ڈال کے اپنے منہ پر طمانچے مارتی تھیں اور واویلا و ثبور کرتی تھیں۔ اور ماتم برپا تھا۔ کہ دیدہ روزگار نے کبھی دیکھا تھا۔

خطبہ حضرت امام زین العابدینؑ بعد اس کے حضرت امام زین العابدینؑ نے لوگوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ خاموش رہو اور کھڑے ہو کر حمد و ثنا پروردگار کی ادا کی۔ اور حضرت رسولؐ و اہل بیت پر درود بھیج کے فرمایا۔ ایہا الناس۔ جو مجھے پہچانتا ہے پہچانتے اور جو نہیں پہچانتا ہے جانے میں علیؑ ابن الحسینؑ ہوں۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جسے بے جرم و تصور کنارِ فرات ذبح کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کی ہتک حرمت کی اور اس کا مال لوٹ لیا اور اس کے عیال کو اسیر کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کا سر خدا میں سر کٹایا گیا۔ اور یہی فخر میرے واسطے کافی ہے۔ ایہا الناس میں تم کو قسم خدا کی دیتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد و پیمان کیا۔ اور ان سے بیعت کی۔ آخر کار ان سے جنگ کی۔ اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی۔ اور بری راہ اپنے واسطے پسند کی۔ تم لوگ کن آنکھوں سے حضرت رسول کی طرف دیکھو گے۔ جس روز وہ تم سے فرمائیں گے۔ تم نے میری عترت کو قتل کیا۔ اور میری ہتک حرمت کی۔ کیا تم میری امت سے نہ تھے۔ یہ سن کر صدائے گریہ ہر طرف سے بلند ہوئی۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے تھے ہم ہلاک ہوئے۔ جب صدائے فغاں کم ہوئی۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ خدا اس پر رحمت نازل کرے۔ جو میری نصیحت قبول کرے اور میری وصیت کو بحق خدا و رسول و اہل بیت یاد رکھے کیونکہ مجھ تبلیغ رسالت میں حضرت رسولؐ کی پیروی لازم ہے۔ جب حضرت کا یہ کلام سنا سب نے فریاد کی یا ابن

واقعہ کربلا اور امام زین العابدین کا کوفہ میں خطبہ

اے لوگو: میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں زرا سوچو کیا تم نے میرے پدر بزرگوار خط لکھے اور پھر تم نے ہی انکو دھوکا دیا تم نے ہی ان سے عہد و پیماں کیے اور انکی بیعت کی اور پھر انکو شہید کیا تمہارا بُرا ہو کہ تم نے آپنے لیے ہلاکت کا سامان جمع کر لیا

Presented by www.ziaraat.com

کو آپ امام حسینؑ کا لٹا ہوا قافلہ لیے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے، وہاں کے لوگوں نے آہ و زاری اور کمال رنج و غم سے آپ کا استقبال کیا۔ ۱۵ شبانہ روز نوحہ و ماتم ہوتا رہا۔ (تفصیلی واقعات کے لیے کتب مقاتل و سیر ملاحظہ کی جائیں۔

اس عظیم واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ زینب کے بال اس طرح سفید ہو گئے تھے کہ جاننے والے انھیں پہچان نہ سکے۔ (احسن القصص ص۱۸۲ طبع نجف) رباب نے سایہ میں بیٹھنا چھوڑ دیا۔ امام زین العابدینؑ تا حیات گریہ فرماتے رہے۔ (جلاء العیون ص۲۵۶) اہل مدینہ یزید کی بیعت سے علیحدہ ہو کر باغی ہو گئے بالآخر واقعہ حرہ کی نوبت آگئی۔

واقعہ کربلا اور حضرت امام زین العابدینؑ کے خطبات

معرکہ کربلا کی غم انگیز داستان تاریخ اسلام ہی نہیں تاریخ عالم کا افسوسناک سانحہ ہے۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اول سے آخر تک اس ہوش ربا اور روح فرسا واقعہ میں اپنے باپ کے ساتھ رہے اور باپ کی شہادت کے بعد خود اس المیہ کے ہیرو بنے اور پھر جب تک زندہ رہے اس سانحہ کا ماتم کرتے رہے۔ ۱۰ محرم ۶۱ھ کا یہ اندوہناک حادثہ جس میں ۱۸ بنی ہاشم اور بہتر اصحاب و انصار کام آئے۔ حضرت امام زین العابدین کو مدت العمر گھلاتا رہا اور مرتے دم تک اس کی یاد فراموش نہ ہوئی اور اس کا صدمہ جانکاہ دور نہ ہوا، آپ یوں تو اس واقعہ کے بعد تقریباً چالیس سال زندہ رہے۔ مگر لطف زندگی سے محروم رہے اور کسی نے آپ کو بشاش اور فرحناک نہ دیکھا، اس جانکاہ واقعہ کربلا کے سلسلہ میں آپ نے جو جا بجا خطبات ارشاد فرمائے ہیں ان کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

کوفہ میں آپ کا خطبہ

کتاب لہوف ص۶۸ میں ہے کہ کوفہ پہنچنے کے بعد امام زین العابدینؑ نے لوگوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا، سب خاموش ہو گئے، آپ کھڑے ہوئے خدا کی حمد و ثنا کی۔ حضرت نبی صلعم کا ذکر کیا۔ ان پر صلوٰۃ بھیجی۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہی ہے۔ جو نہیں پہچانتا اُسے میں بتاتا ہوں۔ میں علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہوں۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کی بے حرمتی کی گئی جس کا سامان لوٹ لیا گیا۔ جس کے اہل و عیال قید کر دیے گئے۔ میں اس کا فرزند ہوں جو ساحل فرات پر ذبح کر دیا گیا، اور بغیر کفن و دفن چھوڑ دیا گیا اور (شہادت حسینؑ) ہمارے فخر کے لیے کافی ہے۔ اے لوگو! میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں خدا سوچو تم نے ہی میرے پدر بزرگوار کو خط لکھا اور پھر تم نے ہی ان کو دھوکا دیا۔ تم نے ہی ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور ان کی بیعت کی اور پھر تم نے ہی ان کو شہید کر دیا۔ تمہارا بُرا ہو کہ تم نے اپنے لیے ہلاکت کا سامان مہیا کر لیا، تمہاری رائیں کس قدر بُری ہیں۔ تم کن آنکھوں سے رسول اللہ صلعم کو دیکھو گے۔ جب رسول صلعم

Presented by www.ziaraat.com

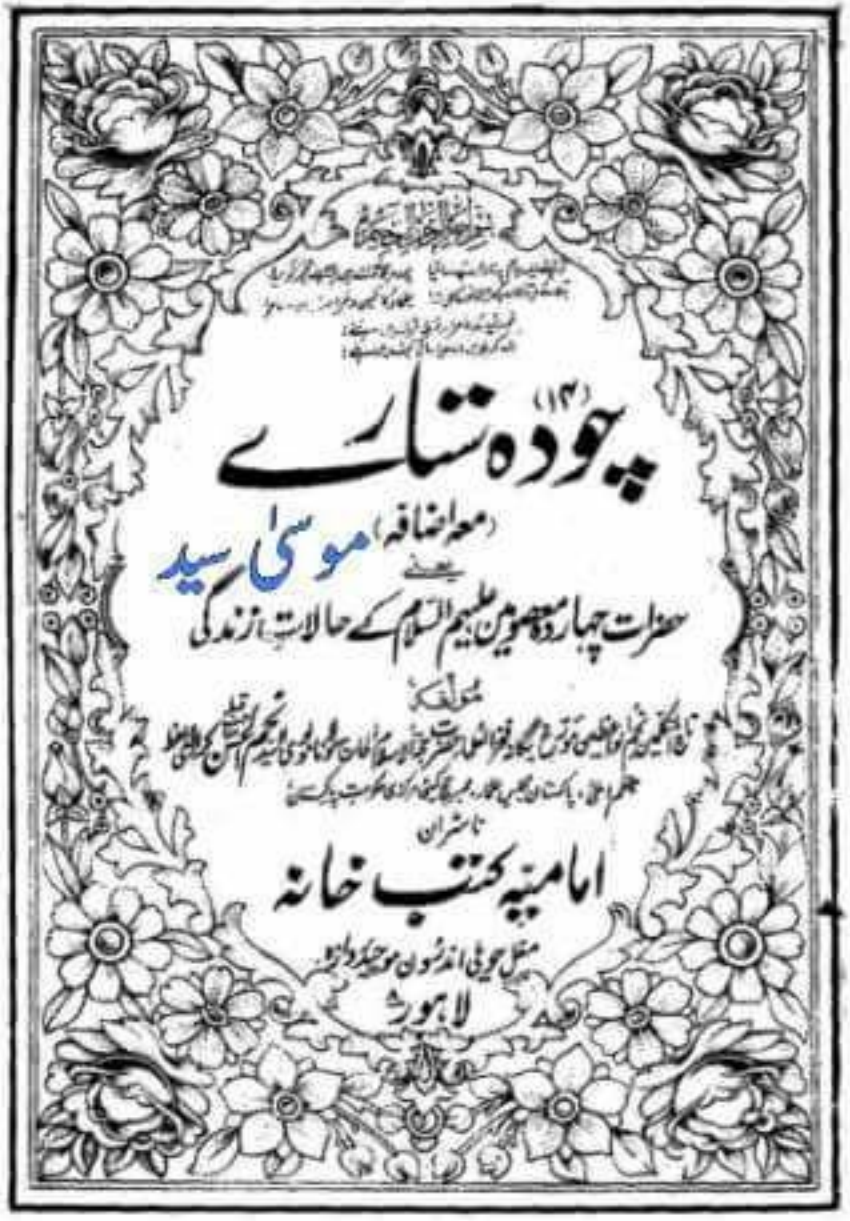

جب کوفہ کی عورتیں اور مرد گریبان چاک اور گریہ کر رہے تھے تب کوفیوں کو متوجہ کر کے

حضرت زینب بنت علی ابن طالب رض کا تاریخی خطبہ پیش خدمت ہے

اے کوفہ کے لوگو اے دغا باز و دھوکہ بازو بے غیرت تمہارے اشک خوشک نہ ہوں اور تمہارے نالہ و فریاد کم نہ ہو تمہاری مثال اس عورت کی ہے جس نے اپنے دھاگہ کو مضبوط کاتنے کے بعد پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تم نے قسمتوں کو اپنے ہاتھوں سے توڑا خود ستائی و فخر کرتے ہو دشمن دروغ گو کنیزوں کی مانند چاپلوسی کرنے اور دشمن کہ طرح سخن چینی کرنے والو کوڑے پراگے ہوئے پودے کی مانند اور قبر پر لگائی گی مٹی کے علاوہ تمہارے پاس کیا ہے تم نے اپنے لیے بہت بڑا تحفہ بھیجا ہے

خدا تم پر غضبناک ہے اور تم عذاب میں ہمشہ رہو گے

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۶۸

اہل کوفہ کے سامنے حضرت زینب بنت علی ابن ابیطالب علیہا السلام کا خطبہ

عذیم بن شریک اسدی سے روایت کی گئی ہے:

جب حضرت زین العابدین ؑ کو مخدرات عصمت کے ساتھ کوفہ لایا گیا۔ امام مریض تھے اور کوفہ کی عورتیں گریبان چاک دوڑ رہی تھیں اور ان کے ساتھ مرد بھی گریہ کناں تھے۔

امام ؑ نے بہت نحیف و کمزور لہجہ میں کہا: یہ لوگ ہم پر گریہ کر رہے ہیں تو نے ہم کو قتل کیا ہے؟

اس وقت حضرت امام علی ؑ نے لوگوں کی جانب خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

عذیم کہتے ہیں میں نے کسی بھی پردہ نشین عورت کو ان سے زیادہ صاحب نطق نہیں دیکھا گویا وہ امام ؑ کی زبان سے بات کر رہی تھیں، جب لوگوں سے سکوت کا اشارہ کیا تو لوگوں کی سانسیں رک گئیں اور نفس رک گئے پھر آپ نے حمد و ثنای الٰہی، رسول خدا ﷺ پر سلام اور درود کے بعد فرمایا:

اما بعد! اے کوفہ کے لوگو، اے دغا باز و دھوکہ باز و بے غیرت! تمہارے اشک خشک نہ ہوں اور تمہارے نالہ و فریاد کم نہ ہوں، تمہاری مثال اس عورت کی ہے جس نے اپنے دھاگہ کو مضبوط کاتنے کے بعد پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، تم نے قسموں کو اپنے ہاتھوں سے توڑا، خود ستائی و فخر کرتے ہو دشمن دروغ گو کنیزوں کی مانند چاپلوسی کرنے اور دشمنوں کی طرح سخن چینی کرنے والو، کوڑے پراگے ہوئے پودے کی مانند اور قبر پر لگائی مٹی کے علاوہ تمہارے پاس کیا ہے؟

تم نے اپنے لئے بہت برا تحفہ بھیجا ہے خدا تم پر غضبناک ہے اور تم عذاب میں ہمیشہ رہو گے۔

تم میرے بھائی کیلئے رو رہے ہو، ہاں گریہ کرو تم کو رونا ہی چاہئے، زیادہ روؤ کم ہنسو کہ اس کی ذلت نے تم کو گرفتار کر لیا اور اس کی ایسی رسوائی تم کو ملی ہے کہ تم کبھی اپنے سے اسے نہیں دھو سکتے اور اس ننگ و عار کو کیسے دھوؤ گے کہ تم نے خاتم انبیاء کے فرزند ارجمند معارف رسالت اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کیا ہے جو میدان جنگ میں تمہاری پناہ گاہ اور اکیلا تمہارا ایک گروہ تھا، صلح کے وقت تمہارے دلوں کیلئے

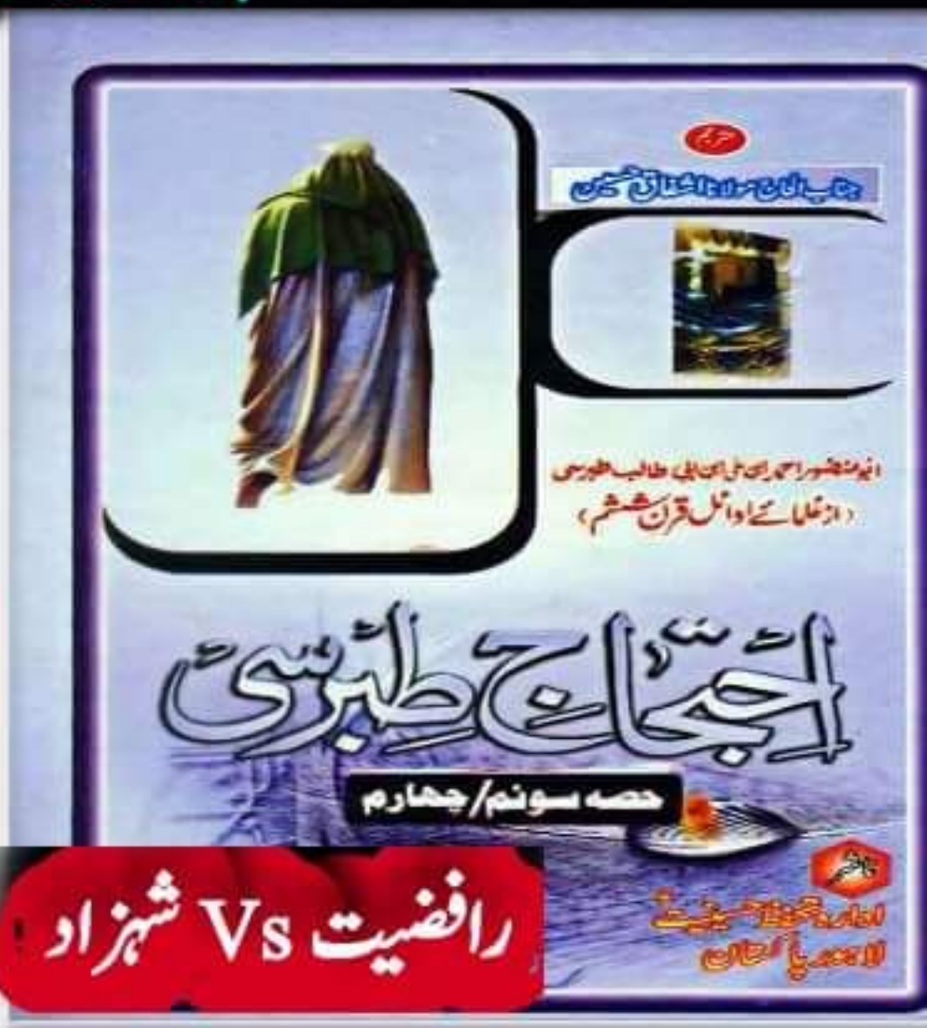

شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد
اہل کوفہ سے فاطمہ صغریٰ کا خطبہ

اما بعد اے اہل کوفہ اے دھوکے باز بے وفا و خودخواہ لوگو ہم اس خاندان کے افراد ہیں کہ خدا نے ہماری آزمائش تمہارے زریعہ کی اور تمہارا امتحان ہمارے وسیلہ سے لیا ہم امتحان میں کامیاب ہوئے اور اس نے علم و فہم کو ہمارے لئے قرار دیا ہم خدا کے علم کے رازدار ہیں اور اس کے علم اوراس کی حکمت کے حافظ ہیں

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۶۵

اہل کوفہ سے فاطمہ صغریٰ کا احتجاج

زید ابن موسیٰ ابن جعفر نے اپنے آباء واجداد سے نقل کیا ہے جناب فاطمہ صغریٰ نے کربلا کی واپسی پر شہر کوفہ میں خطبہ ارشاد فرمایا:

تمام حمد و تعریف اللہ کیلئے ہے اور میں تمام رتبوں، بشارتوں اور عرش سے تحت الثری کے عدد کے برابر اللہ کی حمد کرتی ہوں، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو وحدہ لاشریک ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں اور ان کی اولاد کو فرات کے کنارہ ذبح کر دیا گیا بغیر اس کے کہ انھوں نے کسی کو قتل کیا ہو کہ وہ اس کا قصاص چاہتے ہوں۔

اے خدا! تجھ پر بہتان باندھنے سے اور تیرے رسول پر نازل کی ہوئی باتوں کے خلاف بولنے سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے رسول نے اپنے وصی علی ابن ابیطالب کیلئے عہد و پیمان لیا لیکن لوگوں نے ان کے حق کو غصب کرلیا اور انھیں بے گناہ قتل کر دیا پھر ان کے بیٹے کو کل وہی خدا کے گھروں میں سے ایک گھر میں شہید کر دیا، یہ زیادہ مسلمانوں کا ایک گروہ نہیں ہیں ہم جب تک وہ حضرت زندہ تھے ان کو پانی نہیں دیا اور وقت موت بھی انھوں نے ان کی پیاس نہیں بجھائی یہاں تک کہ تو نے ان کو اپنی بارگاہ میں بلا لیا ہم وہ بہترین عادت، پاک سرشت معروف مشہور فضائل اور روشن و کردار کے مالک تھے، کسی ملامت کرنے والے کی ملاقات میں نہ گرفتار ہوئے اور نہ اس سے ڈرے۔

اے میرے رب! تو نے بچپن سے ان کو راہ اسلام دکھائی اور بزرگی میں ان کو مناقب سے نوازا اور ہمیشہ تیرے ساتھ رسول کے لئے سچے قلب کے ساتھ رہے یہاں تک تو نے اپنے جوار میں انھیں بلا لیا دنیا سے بے رغبت اور قطعاً اس کے حریص نہ تھے بلکہ تیری رضا کی خاطر آخرت کی جانب راغب تھے اس نے تیری راہ میں زحمت برداشت کی تو نے ان کو بند فرما کر ختم کرا اور صراط مستقیم پر گامزن کیا۔

اما بعد: اے اہل کوفہ، اے دھوکہ باز بے وفا و خودخواہ لوگو! ہم اس خاندان کے افراد ہیں کہ خدا نے ہماری آزمائش تمہارے ذریعہ کی اور تمہارا امتحان ہمارے وسیلہ سے لیا، ہم امتحان میں کامیاب ہوئے اور اس نے علم و فہم کو ہمارے لئے قرار دیا ہم خدا کے علم کے رازدار ہیں اور اس کے علم اور اس کی حکمت کے حافظ ہیں ہم ہی زمین

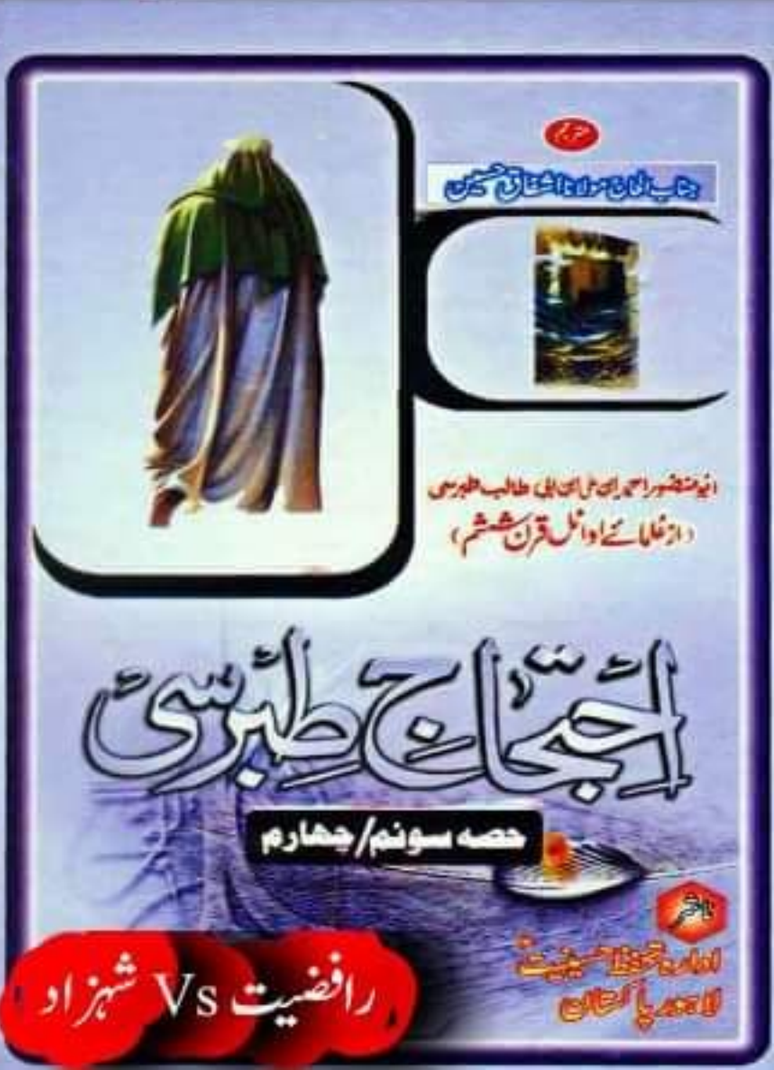

سیدہ زینبؓ کا خطبہ کوفی غداروں کے نام اور قاتلان حسینؓ کی نقاب کشائی

اے اہل کوفہ اہل مکر و عذر و حیلہ تم ہم پر گریہ کرتے حالانکہ تم نے خود ہم کو قتل کیا ابھی تمہارے ظلم سے ہمارا رونا موقوف نہیں ہوا سچ ہے واللہ لازم ہے تم خوب گریہ کرو اور کم خندہ کرو تم نے عیب و عار ابدی خود خریدا ہے

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر موسیٰ سید

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

اس کا انشاء کرو اور اس قصد سے باز رہا۔

نزول اہل بیت بکوفہ و کلام فصاحت انضمام حضرت زینبؑ سید ابن طاؤس وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب اہل بیت رسالت قریب کوفہ پہنچے بجائے کوفہ تماشا دیکھنے آئے۔ ایک عورت نے پوچھا تم کن اسیروں سے ہو۔ انہوں نے کہا ہم اسیران آل محمدؐ ہیں۔ جب اس عورت نے ان کو پہچانا بہت جلد کوٹھے سے نیچے اتری۔ اور جو کچھ اس کے گھر میں چادر و مقنعہ تھے وہ ان کے سر پر لے گئی اور اپنے ہاتھ سے انہیں اوڑھائی جب اہل حرم کوفہ میں داخل ہوئے۔ اہل کوفہ نے حضرت امام زین العابدینؑ کو دیکھا کہ بہت لاغر و نحیف ہیں، دست مبارک پس گردن بندھے ہیں۔ اور محدثات عصمت کو شتران برہنہ پر سوار کیا ہے۔ یہ حال دیکھ کے صدائے گریہ و نوحہ بلند کی۔ حضرتؑ نے بآواز ضعیف فرمایا۔ تم ہم پر گریہ و نوحہ کرتے ہو لیکن یہ بتاؤ ہمیں قتل کس نے کیا ہے۔ بشیر بن جذلم اسدی کہتا ہے کہ اس وقت حضرت زینبؑ دختر امیر المومنینؑ نے اشارتاً کہا خاموش رہو اس حالت اضطراب و شدت میں اس طرح کلام کرتی تھی۔ گویا امیر المومنینؑ کلام فرماتے ہیں۔ پس بعد ادائے حمد الٰہی و درود سید مختار و اہل بیت اخیار و عترت اطہار فرمایا۔ اما بعد اے اہل کوفہ اے اہل مکر و عذر و حیلہ تم ہم پر گریہ کرتے ہو۔ اور خود تم نے ہم کو قتل کیا ہے ابھی تمہارے ظلم سے ہمارا رونا موقوف نہیں ہوا۔ اور تمہارے ستم سے ہمارا فریاد و نالہ ساکن نہیں ہوا۔ اور تمہاری مثل اس عورت کی ہے۔ جو اپنی رسی کو مضبوط بٹتی اور کھول ڈالتی تھی۔ تم نے بھی اپنی رسن ایمان کو توڑا۔ اور اپنے کفر کی طرف پھر گئے۔ تمہیں تمہارا دعوی مگر سراسر بے اصل اور ایک فن باطل اور مانند خوشامد کنیزان و عیب جوئی دشمناں اور مثل تمہاری ایسی ہے جیسے گھاس گھورے پر اوگی ہو قبر سیاہ تیرہ و تار پر آرائش نقرہ کاری کی گئی ہو۔ تم نے اپنے لئے آخرت میں توشہ و ذخیرہ بہت خراب بھیجا۔ اور اپنے کو ابد الآباد سزاوار جہنم کیا تم ہم پر گریہ و نالہ کرتے ہو۔ حالانکہ خود تم ہی نے ہم کو قتل کیا ہے۔ سچ ہے واللہ لازم ہے۔ کہ تم بہت گریہ کرو۔ اور کم خندہ کرو۔ تم نے عیب و عار ابدی خود خریدا۔ اس عار کا دھبہ کسی پانی سے تمہارے جامے سے زائل نہ ہوگا۔ جگر گوشہ خاتم پیغمبران و سید جوانان بہشت کے قتل کرنے کا کس چیز سے تدارک کر سکتے ہو۔ تم نے اس شخص کو قتل کیا۔ جو تمہارے پیشوائوں کا ملجائے پناہ اور تمہاری گتھیوں کا روشن کرنے والا تھا اور ہر مصیبت و بلا میں اس سے پناہ چاہتے تھے۔ دین و شریعت کو اس سے اخذ کیا۔ تم پر لعنت خدا ہو۔ تم نے وہ گناہ کیا۔ جس سے رحمت خدا سے ناامید ہو گئے۔ اور گناہگار دنیا و آخرت ہو کے مستحق غضب الٰہی ہوئے۔ اور اپنے لئے ذلت و خسران مول لیا۔ تمہارے یہ ہاتھ قطع کئے جائیں اے اہل کوفہ تم پر وائے ہو تم نے کن جگر گوشہ ہائے رسول کو قتل کیا۔ اور کن پردگیان اہل بیت رسول کو بے پردہ کیا۔ کس قدر فرزندان رسول

امام زین العابدین کا خطبہ غدار کوفیوں کے نام قاتلانِ حسین کی نقاب کشائی

میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم جانتے ہو تم نے میرے پدر بزرگوار کو خطوط لکھے اور انکو فریب دیا ان سے عہد و پیمان کیا ان سے بیعت کی آخر کار ان سے جنگ کی اور دشمن کو ان پر مسلط کیا پس لعنت ہو تم پر تم نے آپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی

خطبہ ام کلثوم خواہر سید الشہداؑ بعد اس کے ام کلثومؑ دوسری دختر جناب فاطمہؑ نے صدائے گریہ وزاری بلند کی اور رو رو کر آواز دی کہ اے اہل کوفہ تمہارا حال اور مآل بُرا ہو اور تمہارے منہ سیاہ ہوں۔ تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسینؑ کو بلایا۔ اور ان کی مدد نہ کی اور انہیں قتل کر کے مال و اسباب ان کا لوٹ لیا۔ اور ان کے پروگیان عصمت و طہارت کو اسیر کیا۔ وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا ظلم و ستم کیا ہے۔ اور کن گناہوں کا اپنی پشت پر بار کیا ہے۔ اور کیسے فرزندانِ محترم کو یتیم کیا۔ دخترانِ محمدؐ کو نالاں کیا۔ اور کن بزرگوں کے مال کو تم نے لوٹ لیا بعد حضرت رسولؐ تم نے بدترین خلق خدا کو قتل کیا۔ تمہارے دلوں سے رحم دور ہو گیا۔ اور بتحقیق کہ گروہ دوستاں خدا ہمیشہ غالب ہے۔ اور شیطان کے مددگار و یار زیاں کار ہیں۔ بعد اس کے مرثیۂ سید الشہداؑ میں چند اشعار انشاء فرمائے۔ جس کے سننے سے اہل کوفہ نے خروش و واویلا و استرا بلند کیا۔ غلغلۂ نالہ و زاری و گریہ سوگواری و نوحہ و خروش فلک سیاہ پوش بمکمد پہنچتا تھا۔ ان کی عورتوں نے بال اپنے کھول دیئے۔ خاک حسرت اپنے سر پر ڈال کے اپنے منہ پر طمانچے مارتی تھیں اور واویلا و اثبورکہتی تھیں۔ اور ماتم برپا تھا۔ کہ دیدہ روزگار نے کبھی دیکھا تھا۔

بعد اس کے حضرت امام زین العابدینؑ نے لوگوں کی طرف اشارہ **خطبہ حضرت امام زین العابدینؑ** کر کے فرمایا۔ خاموش رہو اور کھڑے ہو کر حمد و ثنا پروردگار کی ادا کی۔ اور حضرت رسولؐ و اہل بیت پر درود بھیج کے فرمایا۔ ایہا الناس۔ جو مجھے پہچانتا ہے پہچانے اور جو نہیں پہچانتا ہے جانے میں علیؑ ابن الحسینؑ ہوں۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جسے بے جرم و قصور کنارِ فرات ذبح کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کی ہتک حرمت کی اور اس کا مال لوٹ لیا اور اس کے عیال کو اسیر کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کا راہ خدا میں سر کاٹا گیا۔ اور یہی فخر میرے واسطے کافی ہے۔ ایہا الناس میں تم کو قسم خدا کی دیتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد و پیمان کیا۔ اور ان سے بیعت کی۔ آخر کار ان سے جنگ کی۔ اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی۔ اور یہی راہ اپنے واسطے پسند کی۔ تم لوگ کن آنکھوں سے حضرت رسولؐ کی طرف دیکھو گے جس روز وہ تم سے فرمائیں گے۔ تم نے میری عترت کو قتل کیا۔ اور میری ہتک حرمت کی۔ کیا تم میری امت سے نہ تھے۔ یہ سن کر صدائے گریہ ہر طرف سے بلند ہوئی۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے تھے۔ ہم ہلاک ہوئے۔ جب صدائے فغاں کم ہوئی۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ خدا اس پر رحمت نازل کرے۔ جو میری نصیحت قبول کرے اور میری وصیت کو حق خدا اور رسول و اہل بیت یاد رکھے کیونکہ مجھ تبلیغ رسالت میں حضرت رسولؐ کی پیروی لازم ہے۔ جب حضرت کا یہ کلام سنا سب نے فریاد کی یا ابن

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

موسیٰ سید

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

کثرت خطوط اہل کوفہ

یہ خط عبداللہ بن مسمع ہمانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ بخدمت امام حسینؑ روانہ کیا۔ اور اصرار کیا۔ کہ یہ خط بہت جلد خدمت امام میں پہونچا دینا پس یہ دونوں قاصد دسویں ماہ مبارک رمضان کو داخل مکہ ہوئے۔ اور نامہ اہل کوفہ خدمت امام حسینؑ میں پہونچا دیا۔ ان دونوں قاصدوں کی روانگی کے بعد دو روز پھر اہل کوفہ نے قیس بن مسہرہ و عبداللہ بن شداد و عمارہ بن عبداللہ کو کہ ڈیڑھ سو خطوط جو اہل کوفہ نے لکھے تھے دیکر بخدمت امام حسینؑ روانہ کیا۔ اور پھر دو روز کے بعد تین چار بلکہ زیادہ لوگوں نے ایک خط لکھا۔ اور ہمدست ہانی بن ہانی سبیعی و سعید بن عبداللہ حنفی بخدمت آنحضرت روانہ کیا۔ اور خط میں لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ عریضہ شیعوں اور ذرویوں و مخلصوں کی طرف سے خدمت امام حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالب ہے۔ اما بعد بہت جلد آپ اپنے دوستوں اور ہوا خواہوں پاس تشریف لائیے کہ جمیع مردان ولایت منتظر قدوم میمنت لزوم ہیں۔ اور بغیر آپ کے دوسرے شخص کی طرف لوگوں کو رغبت نہیں۔ البتہ بتعجیل تمام ہم مشتاقوں پاس تشریف لائیے والسلام۔ اہل کوفہ بس شبث بن ربعی و حجاز بن ابجر و

۱۹۰

یزید بن حارث و عروہ بن قیس و عمرو بن حجاج و محمد بن عمرو نے دوسرا اس مضمون کا عریضہ لکھا۔ بعد حمد و نعت گذارش ہے کہ تمام صحرا سبز اور میوے تیار ہیں۔ اگر آپ یہاں تشریف لائیں تو آپ کے لئے یہاں لشکر مہیا و حاضر ہے اور ہم شب و روز آپ کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ ہر چند ہر طرح کے خطوط خدمت آنحضرت میں پہونچتے تھے۔ مگر حضرت ٹال دیتے تھے اور جواب ان کا نہ لکھتے تھے۔ یہاں تک کہ چھ سو خطوط ان مکاروں غداروں کے امام حسینؑ پاس پہونچے۔ اور جب مبالغہ و اصرار از حد ان کا ہوا۔ اور متعدد قاصد حضرت پاس جمع ہو گئے اور بارہ ہزار خطوط کوفہ سے آ گئے۔ حضرت نے ان کے آخری خط کا جواب لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط حسینؑ بن علیؑ کا شیعوں مومنوں مسلمانوں اہل کوفہ کی طرف ہے۔ امام بعد بہت سے قاصدوں اور خطوط آنے کے بعد جو تم نے خط ہانی و سعید کے ہاتھ مجھے بھیجا مجھے پہونچا۔ سب تمہارے خطوط میرے پاس پہونچے اور سب کے مضامین سے مطلع ہوا۔ تم نے سب خطوط میں میرے پاس لکھا ہے کہ ہمارا کوئی امام نہیں بہت جلد آپ ہمارے پاس تشریف لائیے۔ خدا آپ کی برکت سے ہم کو بحق ہدایت کرے۔ واضح ہو کہ میں بالفعل تمہارے پاس اپنے برادر و پسر عم و محل اعتماد مسلم بن عقیل کو بھیجتا ہوں۔ اگر مسلم مجھے لکھیں جو کچھ تم نے مجھے خطوط میں لکھا ہے۔ بمشورہ عقلاء و دانایان و اشراف و بزرگان قوم لکھا ہے۔ اس وقت میں بہت جلد انشاء اللہ تمہارے پاس چلا آؤں گا۔ میں اپنی جان کی قسم کھاتا ہوں۔ کہ امام وہی ہے جو درمیان مردم بکتاب خدا حکم اور بعدالت قیام کرے اور قدم جادہ شریعت مقدسہ سے باہر نہ رکھے اور لوگوں کو دین حق پر مستقیم رکھے۔ والسلام۔ حسینؑ بن علیؑ ابن ابی طالب علیہم السلام۔